نمبر ۹۹ | مورخہ ۲۰ مئی سنہ ۱۹۳۰ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۰ ذوالحجہ سنہ ۱۳۴۸ | جلد ۱۷

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

۱۴ مئی - بعد نماز مغرب ایک تعلیم یافتہ معزز ہندو برضا و رغبت حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے۔ اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے۔ آمین

۱۷ مئی سے علامہ قاضی امیر حسین صاحب محدث نے بخاری شریف کا درس صبح ۷ بجے سے مسجد اقصیٰ میں دینا شروع کیا ہے۔

نُهُوضُ الأُمَمِ

لَنْ يَصْعَدَنْ قَوْمٌ ذُرَى الْعَلْيَاءِ
كَيْفَ النُّهُوضُ لِمَنْ عَلَيْهِ عَزِيزَةٌ
كَيْفَ الْوُصُولُ إِلَى الْعُلَا لِمُنَافِقٍ
إِنَّ النَّجَاحَ لَمُودَعٌ فِي عَامِلٍ
إِنَّ الرَّئِيسَ مُضَيَّعٌ مَرْءُوسُهُ
وَإِذَا تَسَاهَلَ فِي أَدَاءِ حُقُوقِهِ
وَكَذَالِكَ الْمَرْءُوسُ خَائِنُ قَوْمِهِ
إِنَّ الْجَمَاعَةَ قُوَّةٌ أَفْرَادُهَا
إِنَّ الْخِلَافَةَ رَحْمَةٌ وَأُولُوا النُّهَى
يَا مَنْ يَسُبُّ بَشِيرَنَا بِوَقَاحَةٍ
مَحْمُودُ مَحْمُودٌ بِكُلِّ خِصَالِهِ
وَأَبَتْ شُقُوقُ الْجَمَاعَةِ كُلُّهَا
فَاقْبَلْ نَصِيحَةَ مَنْ يُرِيدُ لَكَ الْهُدَى
هَلَّا قَرَأْتَ قَصِيدَةَ اسْتِفْتَاءِ
إِنَّ النُّمُومَ لَشَرُّ مَا فِي الْعَالَمِ

مَا لَمْ يُضَحِّ بِمَالِهِ بِسَخَاءِ
يَوْمَ الْجِهَادِ ضَحِيَّةُ الْجُوبَاءِ
هَلْ ذَاكَ شَخْصٌ كَانَ كَالْحِرْبَاءِ
يَسْعَى بِصِدْقِ طَوِيَّةٍ وَصَفَاءِ
إِنْ كَانَ يَحْسَبُهُ مِنَ الْأَعْدَاءِ
فَيَكُونُ مِسْعَرَ فِتْنَةٍ عَمْيَاءِ
إِنْ لَمْ يُطِعْ لِأَوَامِرِ الرُّؤَسَاءِ
فِي الشَّخْصِ تَنْزِلُ مَنْزِلَ الْأَعْضَاءِ
يَدْرُونَ عَظَمَتَهَا سِوَى الْجُهَلَاءِ
إِنَّ السِّبَابَ لَشِيمَةُ الْخُبَثَاءِ
بِتُرَكْ رِيدٍ سَيِّدُ الشُّرَفَاءِ
مَا مِثْلُكَ يَفْتَخِرُ بِالْأَبْنَاءِ
أُتْرُكْ سَبِيلَ شَخِيصَةٍ دَهْمَاءِ
فِيهَا نَصِيحَةُ خَاتَمِ الْخُلَفَاءِ
وَمِنَ النُّمُومِ عَدَاوَةُ الصُّلَحَاءِ

افریقہ میں تبلیغ اسلام

نومسلموں کی تعلیم و تربیت میں مشکلات

ایام زیر رپورٹ میں ۲۰۔ اشخاص سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ الحمد للہ۔ گذشتہ میں نے کسی پچھلی رپورٹ میں عرض کیا تھا۔ کہ افریقہ میں لوگوں کو مسلمان کرنا کچھ ایسا مشکل نہیں۔ اسلامی عقائد اور عبادات میں کچھ ایسی کشش ہے۔ کہ خودبخود لوگ اسلام کی طرف کھنچے چلے آ رہے ہیں۔ لیکن تربیت میں سخت مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ لوگ چاہتے ہیں۔ کہ مسلمان بن کر بھی مغربی بداخلاقیوں کی انہیں اجازت ہو۔ یا مشرکانہ رسوم کا رواج ہے۔ ماموں کی جائداد بھانجے کو ملے۔ جادو وغیرہ کی عام اجازت ہو شراب پر زیادہ سختی نہ کی جائے۔ اگر کوئی شخص مرجائے۔ تو اس کے ورثاء کو پچاس ساٹھ پونڈ سے لے کر دو ہزار پونڈ تک بیہودہ طور پر ضائع کرنے پڑ جاتے ہیں۔ پھر حیرت یہ ہے کہ اگر کسی کے پاس روپیہ نہ ہو۔ تو وہ کسی نہ کسی طور سے سود پر مہیا کر لیتا ہے ایک اسلامی مبلغ کے لئے یہی ایک مشکل مرحلہ ہے۔ پھر یہاں کے چیف عموماً پرلے درجے کے جاہل اور لالچی واقع ہوئے ہیں۔ گورنمنٹ ان کے حقوق کی بہت حفاظت کرتی ہے۔ لیکن یہ رعایا پر بسا اوقات ظلم کرتے ہیں۔ یہاں ایک عام رواج ہے۔ کہ ذرا سی بات پر کسی کو جن یا بھوت کہہ دیا جاتا ہے۔ اور پھر اسے چیف مجبور کرتا ہے۔ کہ ایک جادوگر کے پاس جا کر اپنا امتحان کرائے۔ جادوگر کم از کم ۲۰۔ پاؤنڈ وصول کرنے کے بعد اپنے نتیجے کا اظہار کرتا ہے۔ اور بسا اوقات یہی کہتا ہے۔ کہ ملزم بھوت ہے جس کے بعد مقدمہ چیف کے پاس جاتا ہے۔ جو قریباً چالیس پونڈ جرمانہ کرتا ہے۔ پھر ایک دوائی پلائی جاتی ہے جس کے بعد یہ سمجھا جاتا ہے۔ کہ اب ملزم میں بھوت نہیں۔ میں نے اپنے احباب کو سختی سے منع کر دیا ہے۔ کہ وہ ہرگز ہرگز کسی جادوگر کے پاس امتحان کے لئے نہ جائیں۔ پیشتر ازیں میں نے پراونشل کمشنر اور دیگر اعلیٰ افسران سے اس بارے میں مشورہ کر لیا تھا۔ اور انہوں نے یقین دلایا۔ کہ یہ محض روپے وصول کرنے کے لئے چیف لوگوں نے بہانہ بنایا ہوا ہے۔ مشکل یہ ہے۔ کہ تمام لوگ تعلیم یافتہ یا غیر تعلیم یافتہ جن بھوت پر اعتقاد رکھتے ہیں۔ اور جادوگر کے متعلق سمجھتے ہیں۔ کہ بھوتوں کو پہچان سکتا ہے۔ اور پھر ہوتے ہیں۔ کہ ملزمین کو ضرور اس کے پاس بھیجنا چاہیئے۔ تاکہ وہ ملک کو بھوتوں سے پاک کر سکے۔

بعض اصحاب شائد ان باتوں پر تعجب کریں۔ کہ کیا افریقن لوگ ایسے ہی غیر مہذب ہیں۔ کہ ان بے ہودہ باتوں پر یقین کریں انہیں معلوم ہو۔ ان کے ملک میں ہی ایک ایسی قوم رہتی ہے جس کا اعتقاد ہے۔ کہ ہندوستان کی تمام غربت اور بے کسی صرف اس وجہ سے ہے۔ کہ گائے کا احترام نہیں کیا جاتا۔ فلاں جگہ رات کے وقت گئو ماتا بلند آواز سے بول رہی تھی۔ کہ اچانک کسی نیک ہندو نے سن لیا۔ اور لوگوں کو اطلاع دی۔ ہاں فرق یہ ہے۔ کہ افریقہ میں ایسے لوگ ۹۰۔ فیصدی ہونگے۔ اور ہندوستان میں اس سے کم۔ میں نے بعض افریقن دوستوں سے گئو ماتا کی پرستش کا ذکر کیا۔ تو وہ نہایت حیرت کا اظہار کرنے لگے۔ مگر انہیں اپنے اعتقاد پر کہ فلاں فلاں آدمی بھوت ہیں۔ اور لوگوں کو ہلاک کر سکتے ہیں۔ ذرا تعجب نہیں آتا۔

ایام زیر رپورٹ میں Winneba کے ڈسٹرکٹ کمشنر سے ملاقات کی۔ اور کتاب "تحفہ پرنس آف ویلز" پیش کی۔ جن بھوت کے بے ہودہ خیالات کی طرف انہیں متوجہ کیا۔ انہوں نے ہر ممکن امداد دینے کا وعدہ فرمایا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ ایک بڑے چیف سے جو ایک دور کے علاقہ میں رہتا ہے۔ ملاقات کی اور کہا آپ احمدیوں کو جادوگر کے پاس جانے کے لئے مجبور نہ کریں۔ بہت لمبی گفتگو ہوئی۔ اسے میری شکایت بری لگی۔ لیکن میں نے اس سے پیشتر ڈسٹرکٹ کمشنر صاحب سے بذریعہ درخواست ایک حکم اس چیف کے نام جاری کرایا ہوا تھا۔ بہت لمبی گفتگو کے بعد اس نے کہا۔ کہ وہ صرف ان لوگوں کو جادوگر کے پاس بھیجے گا۔ جو خود جانا پسند کریں ایک دوسری جگہ سے اطلاع ملی۔ کہ ہمارے تین احمدی اس الزام میں گرفتار ہیں۔ کہ وہ بھوت ہیں۔ اور لوگوں کو ہلاک کر رہے ہیں۔ انہوں نے میرے حکم کے مطابق جادوگر کے پاس جا کر مشرکانہ رسوم کے ذریعہ امتحان کرانے سے صاف انکار کر دیا جس پر ان میں سے ہر ایک کو ساٹھ پاؤنڈ یا چھ ماہ قید کی سزا ہوگی میں نے چیف کو لکھا۔ کہ اس مقدمہ کی ایک نقل مجھے بہت جلد ارسال کیجائے مگر اس نے میرا خط دیکھتے ہی ان کو رہا کرا دیا۔

احباب یہ خیال نہ فرمائیں۔ کہ ہم اپنی جماعت کو چیف لوگوں سے متنفر کرنا چاہتے ہیں۔ بذریعہ قانون چیف لوگ وسیع اختیارات رکھتے ہیں۔ مگر مذہبی امور میں جب گورنمنٹ کی طرف سے اجازت ہو۔ تو ان کے احکام پر عمل نہیں ہو سکتا۔ اکثر چیف مشرک اور غیر تعلیم یافتہ ہیں۔ اور اگر ان کے ہر ایک حکم کو مانا جائے تو اسلام کی روح مٹنے کا سخت اندیشہ ہے۔

احباب میرے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ کہ حقیقی خدمت کی توفیق عطا ہو۔

خاکسار نذیر احمد۔ سالٹ پانڈ

کھلی چٹھی

بنام جناب مولوی محمد علی صاحب امیر لاہور

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جناب کی طرف سے گذشتہ ماہ ایک بڑا بنڈل ٹریکٹوں اور کتب کا ملا۔ مہربانی اور یاد آوری کا مشکور۔

جناب پر واضح ہو۔ کہ میں دس برس تک آپ کی پارٹی کا سرگرم ممبر رہا۔ مجھے اس قدر لمبے عرصہ میں نہ تو لذت ایمانی حاصل ہوئی۔ اور نہ نمازوں میں سرور اور لطف آیا۔ غیروں کے پیچھے حسب اجازت مولوی عصمت اللہ صاحب نمازیں پڑھتا رہا۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی بیعت کے بعد میری ایمانی حالت یک لخت پلٹا کھا گئی۔ خدا میرا گواہ ہے۔ کہ اب مجھے نمازوں میں پورا لطف اور سرور حاصل ہے۔ اس ذات کا جس قدر شکریہ ادا کروں۔ اتنا ہی تھوڑا ہے۔ جناب پر یہ بھی روشن ہو۔ کہ یہ عاجز مجلس مشاورت کے موقعہ پر قادیان بھی گیا تھا۔ حضرت اقدس کے کلام سے بہرہ اندوز بھی ہو آیا ہوں۔ مولوی صاحب اب آپ مجھ سے بالکل مایوس ہو جائیے۔ اور میں آپ سے پناہ مانگتا ہوں۔ خدارا کسی اور پر ڈورے ڈالئے۔ میں بڑا نادم ہوں۔ کہ اس قدر عرصہ اپنی گمشدہ احمدیت پر تضیع اوقات اور تضیع مال کرتا رہا۔

(۲) ٹریکٹ اور کتب کا بڑا بنڈل بلا طلب ملا۔ اب آپ بتلائیے۔ کہ اس گمراہی کے بارود کو کہاں بھیجوں۔ اگر آپ کی طرف سے اس کی واپسی کا کوئی اطلاعی خط نہ آیا۔ تو اس کو دریا برد کر دوں گا۔

(۳) آپ لوگوں نے ایک سستی اور مختصر (مبرا از نبوت) احمدیت پیش کر رکھی ہے۔ بھلا حق کی متلاشی روحیں اس سے کس طرح مطمئن ہو سکتی ہیں یہ بھی آپ پر واضح رہے۔ کہ اس علاقہ کے دوسرے لوگ جن کو آپ سے تعلق ہے۔ ایمانی فقدان کا رونا روتے ہیں۔ انشاء اللہ یہ تمام آہستہ آہستہ آپ سے علیحدہ ہوتے جائیں گے۔ جناب مولوی صاحب آپ دنیا کو اپنے حال پر چھوڑ دیجئے۔ (۴) کس قدر غضب کی بات ہے۔ کہ جب آپ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
نمبر ۹۸ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۰ مئی سنہ ۱۹۳۰ء | جلد ۱۷

تاریخ اسلام کا ایک ورق

باطل کے مقابلہ میں حق کا غلبہ

احمدیت ضرور غالب ہو گی

خداتعالیٰ کی طرف سے قائم شدہ جماعتوں اور الٰہی سلسلوں پر ہمیشہ ایسی مصائب، مشکلات اور ابتلاؤں کے کوہ گراں ٹوٹتے چلے آئے ہیں۔ جنہیں دیکھ کر بڑے بڑے مستقل مزاج اور مجسمۂ صبر و حلم بھی بے تحاشا متٰی نصر اللہ پکار اُٹھے۔ لیکن تاریخ عالم سے کوئی ایک نظیر بھی ایسی پیش نہیں کی جاسکتی۔ کہ مخالفین کے خوفناک مظالم اور بے پناہ ستم رانیاں حزب اللہ کو مٹانے کا موجب ہوسکیں۔ دُنیا میں کبھی ایسا نہیں ہوُا۔ کہ حق کی حامی کسی جماعت کو خواہ وُہ کتنی کمزور، بے بس اور بے کس کیوں نہ ہو۔ مٹانے میں باطل کامیاب ہوسکا ہو۔ اسلام کے ابتدائی دَور کو چھوڑ دیجئے اُس وقت جو جانگداز مصائب اور شکیب آزما ابتلا مسلمانوں پر آئے۔ وُہ بے مثال ہیں۔ لیکن خلافت راشدہ کے زمانہ میں اسلام پر جو مشکلات اور ابتلاؤں کا سلسلہ شرُوع ہوُا۔ وُہ بھی بے حد صبر شکن اور ہوش ربا تھا۔

جماعت احمدیہ کو صداقت کی خاطر سخت سے سخت مشکلات کے لیۓ اپنے اندر قوت برداشت پیدا کرنے اور مصائب و آلام میں صبر و تحمل اختیار کرنے کی تلقین کرنا اس پیکر صبر و تسلیم اور مجسمۂ صدق و صفا جماعت کی توہین ہو گی۔ البتہ محض ازدیاد ایمان کی خاطر اور یہ بتانے کے لیۓ کہ خدا کی طرف سے قائم ہونے والی جماعتوں کو کس قدر مشکلات میں سے گذرنا پڑتا ہے۔ بعض گذشتہ واقعات کا کسی قدر تذکرہ کیا جاتا ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے معاً بعد ارتداد کا ایسا بے پناہ اور ہوش ربا طوفان اُٹھا۔ کہ بظاہر حالات یہی معلوم ہوتا تھا۔ کہ اسلام کے ننھے اور کمزور پودے کو بیخ و بن سے اکھاڑ کر پھینک دے گا۔ لیکن آخر وہی ہوُا۔ جو ہمیشہ حق و باطل کی جنگ میں ہوُا کرتا ہے۔ یعنی اسلام بلند و بالا اور کامیاب و کامران ہوُا۔ اور باطل پاش پاش ہوگیا۔

ارتداد کی وبا ر تمام ملک میں اس کثرت سے پھیل گئی۔ کہ قریش و ثقیف کے سوا کوئی قبیلہ ایسا نہ رہا۔ جس کے سب یا بعض آدمی مرتد نہ ہوگئے ہوں۔ اور اس سے مسلمانوں کو سخت مصائب کا سامنا ہوُا۔ کئی خونریز جنگیں ہوئیں۔ جن میں اسلام کے ہزاروں قیمتی فرزند شہید ہوگئے۔ اسود عنسی۔ مسیلمہ کذاب طلیحہ اسدی۔ لقیط بن مالک اور سجاح بنت حارث نصرانی۔ غرضکہ کئی ایک جھوٹے مدعیان نبوت کھڑے ہوگئے۔ اور انہوں نے لاکھوں مسلمانوں کو جو اسلام کی تعلیم اور روحانی لذت سے پوری طرح آشنا نہ تھے۔ مرتد کرکے اپنے ساتھ ملا لیا۔ اور اس طرح اسلام پر قائم رہنے والے لوگوں پر کوہ غم و الم ٹوٹ پڑا۔ سجاح بنت حارث بُہت سے قبائل کو اپنے ساتھ ملاکر مدینہ منورہ پر حملہ آور ہوئی لیکن اس کا یہ منصوبہ کامیاب نہ ہوسکا۔ طلیحہ اسدی کے زیر قیادت قبیلہ خزارہ اور غطفان نے مدینہ منورہ پر چڑھائی کی جس میں ان کو فتح ہوئی لیکن جب مسلمان مال غنیمت لیۓ ہوئے مدینہ منورہ واپس آرہے تھے۔ تو مرتدین نے ان پر حملہ کرکے کئی ایک کو شہید کردیا۔ اور مال غنیمت چھین لیا۔ طلیحہ کے گروہ کا فتنہ جاری رہا۔ حتیٰ کہ حضرت خالد بن ولید نے اس سے پھر جنگ کی جس میں مرتدین کو سخت ناکامی ہوئی۔ اور وہ میدان جنگ کو چھوڑ کر بھاگ نکلے۔ انجام کار حضرت عمرؓ کے زمانہ میں طلیحہ بھی مسلمان ہوگیا۔ اور مجاہدین اسلام کے ساتھ جہاد کی نیت سے فارس گیا۔ اور نہاوند کے معرکہ میں ایرانیوں سے لڑتا ہوُا شہید ہوُا۔

ایک دغاباز نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس جاکر اپنے آپ کو مُسلمان ظاہر کیا۔ اور مرتدین سے جہاد کرنے کے لیۓ سامان جنگ طلب کیا۔ لیکن جب سامان مل گیا۔ تو اس نے سلیم و ہوازن کے مسلمانوں پر حملہ کرادیا۔ آخر گرفتار ہوکر کیفر کردار کو پہونچا۔

مسیلمہ کذاب سے جنگ کے لیۓ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عکرمہ بن ابی جہل اور حضرت شرجیل بن حسنہ کو بھیجا۔ لیکن چونکہ ان دونوں نے ایک دوسرے کا انتظار کیۓ بغیر علیحدہ علیحدہ اس سے جنگ شروع کردی۔ اس لیۓ دونوں کو شکستیں اٹھانا پڑیں۔ آخر حضرت خالد بن ولید اس کے مقابلہ کے لیۓ گئے۔ مسیلمہ چالیس ہزار فوج لے کر سامنے آیا۔ مسلمانوں کی تعداد صرف تیرہ ہزار تھی۔ سخت خونریز جنگ ہوُئی۔ جس میں مسلمان کامیاب ہوُئے۔ اور مسیلمہ بدحواس ہوکر بھاگ نکلا۔ اور آخر قتل کر دیا گیا۔

اس جنگ میں قریبًا ایک ہزار مسلمان شہید ہوگئے۔ جن میں بُہت سے وُہ اصحاب تھے۔ جو بدر و اُحد میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ داد شجاعت دے چکے تھے۔ اور ان میں بُہت سے حفاظ قرآن بھی تھے۔

ان چند واقعات سے معلوم ہوسکتا ہے۔ کہ حق و صداقت کی اشاعت میں کس قدر روکیں پیدا ہوُا کرتی ہیں۔ اور حق کے حامیوں کو اندرونی اور بیرونی کیسے خطرناک دُشمنوں کا مقابلہ کرنا اور کیسی بڑی مشکلات میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ اب اگر ہماری جماعت حق و صداقت کو لیکر کھڑی ہوئی ہے۔ اور یقینًا وہ اسی مقصد کے لیۓ کھڑی ہوُئی ہے۔ تو پھر اسے یہ بھی سمجھ لینا چاہیۓ۔ کہ اس رستہ میں مشکلات کا آنا ناگزیر امر ہے۔ اور ان میں ثابت قدم رہنا ہی کامیابی کا ضامن ہے بے شک ہمارا راستہ کانٹوں سے پُر ہے۔ اور ہماری منزل مقصود بُہت دُور۔ لیکن اگر ہم نے ہمّت اور استقلال سے کام لیا۔ تو اپنی طاقت سے نہیں۔ بلکہ خداتعالیٰ کی مدد اور نصرت سے ضرور کامیاب ہونگے۔ اور ساری مشکلات اس طرح اڑ جائیں گی۔ جس طرح تیز ہوا سے خس و خاشاک اڑ جاتا ہے۔

پس اپنے اندر وُہ صدق و اخلاص پیدا کرو۔ جو خداتعالیٰ کی طرف سے قائم ہونے والی جماعتوں کا خاصہ ہے وہ صبر اور استقلال دکھاؤ۔ جو خدا کی راہ میں کام کرنے والے دکھاتے رہے ہیں۔ وہ جان نثاری اور فداکاری ثابت کرو۔ جو خدا کی مدد اور نصرت جذب کرسکتی ہے۔ پھر دیکھو۔ کس طرح فتح و کامیابی تمہارے قدم چومتی ہے۔ کس طرح تمہارے جانی دشمن تمہارے آگے زانوئے ادب تہ کرتے ہیں اور کس طرح تمہارے خون کے پیاسے تمہارے مددگار اور ہوا خواہ بنتے ہیں۔

کلکتہ کے اخبار نویسوں کی جنگ

کلکتہ میں اخبار نویسوں اور مالکان اخبارات کی ایک میٹنگ بند کمرہ میں اس سوال پر غور کرنے کے لئے منعقد ہوئی۔ کہ پریس آرڈی نینس کے ماتحت طلبی ضمانت پر اخبار بند کر دینے چاہئیں۔ یا نہ۔ ایک فریق اخبار بند کر دینے کے حق میں تھا۔ اور دوسرا اس سوال کے فیصلہ کو ایک ہفتہ کے لئے اس وجہ سے ملتوی کرانا چاہتا تھا۔ کہ قائم مقام صدر کانگریس سے درخواست کی جائے۔ کہ ہندوستان بھر کے اخبار نویسوں کی الہ آباد یا کلکتہ میں کانفرنس مدعو کر کے اخبارات کے آئندہ طرز عمل کا فیصلہ کیا جائے۔

دوران گفتگو میں اتنی گرمی بڑھی۔ کہ تُو تُو مَیں مَیں تک نوبت پہونچ گئی۔ جو ہاتھا پائی میں تبدیل ہو گئی۔ اور فریقین کے کافی آدمی زخمی ہوئے۔

یہ ان لوگوں کی حالت ہے۔ جو ملک اور قوم کی راہ نمائی کے مدعی ہیں۔ اور جو اس بات کے خلاف غم و غصہ کا اظہار کرنے کے لئے جمع ہوئے تھے۔ کہ حکومت نے ان کی تادیب کے لئے پریس آرڈی نینس کیوں جاری کیا۔ انہوں نے جو طریق عمل اختیار کیا۔ اس سے تو ظاہر ہے۔ کہ ان کا کسی نہ کسی رنگ میں تادیب کے نیچے رہنا ہی ضروری ہے۔ جو لوگ معمولی سے اختلاف کی وجہ سے آپے سے باہر ہو جاتے۔ اور ذرا سی بات پر صبر و تحمل کو خیر باد کہکر مار پیٹ پر اتر آتے ہیں۔ ان سے کیا توقع ہو سکتی ہے کہ وہ نہایت اہم امور میں ملک کی صحیح راہ نمائی کر سکینگے۔ اور اپنے ناروا جذبات سے مجبور ہو کر گمراہ نہ کر دینگے۔

سکھوں کا مذہبی جوش

سکھوں کی سیاسی پالیسی سے کسی کو اتفاق ہو یا نہ ہو۔ لیکن کوئی شخص ان کے مذہبی جوش کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ موجودہ شورش میں جہاں بعض مسلمان کہلانے والے لیڈر مذہب کو بالائے طاق رکھ دینے کی تلقین کرتے ہوئے سنے گئے۔ اور خود مذہب کا نام تک لینا گناہ سمجھتے ہیں سوال سکھ اس حالت میں بھی اپنا مذہبی تفوق ثابت کرنے کی کوشش میں ہیں۔ چنانچہ ماسٹر تارا سنگھ صاحب نے پشاور کو جتھہ لے جانے سے قبل تقریر کرتے ہوئے کہا۔

"میں چاہتا ہوں۔ کہ سکھی دھرم دنیا میں پھیل جائے لوگ باتیں کرنے والوں کے ساتھ نہیں۔ بلکہ قربانیاں کرنے والوں کے ساتھ شامل ہونگے۔ اگر سکھ دھرم کا پرچار کرنا چاہتے ہو۔ تو عملوں سے ثابت کر دو۔ کہ سکھ دھرم سب سے افضل ہے۔" (اکالی ۱۲ر مئی)

سیاست میں پڑ کر جو مسلمان مذہب کو بالکل بھول جاتے ہیں۔ اور نہ صرف بھول جاتے ہیں۔ بلکہ دوسروں کو بھی بھلا دینے کی تلقین کرتے ہیں۔ انہیں ایک اکالی لیڈر کے مندرجہ بالا الفاظ پر غور کرنا چاہیئے۔ بحالیکہ سکھ دھرم میں جو کچھ مذہبیت ہے۔ وہ اسلام ہی سے اخذ کی ہوئی ہے۔

ڈسکہ کا مورچہ

اس وقت جبکہ ہندوستان کے سیاسی لیڈر ہندوستان کی قسمت کا فیصلہ کرنے کے لئے بقول خود سر پر کفن باندھکر گھروں سے نکلے ہوئے ہیں۔ یہ کس قدر شرم اور افسوس کی بات ہے۔ کہ وہ سکھوں اور ہندوؤں کے ایک جھگڑے کا جو پہلے تو معمولی سا تھا۔ لیکن اب بہت زیادہ اہمیت حاصل کرتا جا رہا ہے۔ تصفیہ نہیں کرا سکتے۔

ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کے ایک گوردوارہ کی ملحقہ دوکانات کا جھگڑا ہے۔ سکھ انہیں گوردوارہ کی ملکیت بتاتے ہیں۔ اور ہندو سرکاری عدالتوں سے ان پر قبضہ حاصل کر چکے ہیں۔ اب وہاں سکھوں نے مورچہ لگا رکھا ہے۔ اور سردار کھڑک سنگھ صاحب جیسا مشہور سکھ لیڈر اس کا انچارج ہے۔ اس وقت تک کئی جتھے گرفتار ہو کر سزا پا چکے ہیں۔ مگر تصفیہ کی کوئی صورت پیدا نہیں ہوئی۔

ہندوستان کے لئے کامل آزادی کا مطالبہ کرنے والوں کے لئے اس قسم کے جھگڑے بہت افسوسناک ہیں انہیں ایسے بدنامی کے داغ جلد سے جلد دور کر دینے چاہئیں ورنہ جو لوگ معمولی معمولی جھگڑے طے نہیں کر سکتے۔ ان کے ہاتھ میں ایک وسیع ملک کے انتظام کی باگ کا آنا اس کی انتہائی بدقسمتی نہیں۔ تو اور کیا ہے۔

ایک خواب کی پیغامی تعبیر

"پیغام صلح" کو اکٹھے دو منجھے ایڈیٹر کیا ملے۔ کہ اس پر علم الرؤیا کے دروازے کھل گئے اور ہر خواب میں اپنی صداقت کی تفہیم ہونے لگی۔

۳۰ر اپریل کے الفضل میں ایک صاحب سید ارشاد علی صاحب کا خواب درج کیا گیا۔ جس سے تسلی پا کر وہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی بیعت میں داخل ہوئے۔ اس خواب میں انہیں دکھایا گیا تھا۔ کہ ایک سنگترہ ہے جس کی آدھی پھانکیں گندی ہیں۔ اور آدھی صاف۔ اس کی صحیح تعبیر مدیران پیغام کے نزدیک یہ ہے۔ کہ سنگترہ کے صاف حصہ سے مراد غیر مبایعین ہیں۔ اور خواب دیکھنے والے نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی بیعت کرنے میں جلدی کی ہے۔

حالانکہ وہ خدا جس نے ان صاحب کے اطمینان قلب کے لئے انہیں ایسا مبشر خواب دکھایا۔ جس کا ایک حصہ بعد میں نشان کے طور پر پورا ہوا۔ اسی نے اس خواب کے ذریعہ انہیں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی بیعت کرنے کے لئے شرح صدر بخشا۔ اور اس طرح واضح کر دیا۔ کہ سنگترہ کے گندہ حصہ سے مراد وہی لوگ ہیں۔ جو خدا تعالےٰ کے قائم کردہ مرکز سے کٹ کر دور جا پڑے۔ اور روز بروز حضرت مسیح موعود علیہ السّلام سے دور ہو رہے ہیں۔ پس خواب دیکھنے والے نے جلدی نہیں کی۔ اسے اگر جلدی قرار دیا جا سکتا ہے۔ تو یہ اس خدا نے کرائی جس نے خواب دکھایا تھا پیغام کو اس سے شکوہ کرنا چاہیئے۔

کوئی تضاد نہیں

آریہ اخبار "پرکاش" (۱۱ر مئی) نے اپنی ناسمجھی کی بنا پر الفضل اور پیغام صلح کی دو تحریریں پیش کر کے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کیریکٹر کے متعلق مبایعین اور غیر مبایعین میں اختلاف ہے۔ پیغام صلح تو یہ کہتا ہے۔ کہ "آپ کے زمانہ شباب کو دیکھنے والے مخالفین اس وقت تک زندہ ہیں لیکن کوئی آپ کے کیریکٹر اور شرافت کے خلاف ایک لفظ نہیں کہہ سکتا۔" مگر الفضل کا بیان ہے۔ کہ "آپ پر ناپاک سے ناپاک اور خطرناک سے خطرناک الزام لگائے گئے۔"

حالانکہ بات یہ ہے۔ کہ "پیغام صلح" کا بیان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعویٰ سے پہلی زندگی کے متعلق ہے۔ اور "الفضل" کا دعویٰ کے بعد کی زندگی کی نسبت۔ دعویٰ سے قبل کی زندگی کے متعلق فی الواقعہ کوئی آپ کے کیریکٹر اور شرافت کے خلاف ایک لفظ نہیں کہہ سکتا۔ مگر دعویٰ کے بعد آپ کے مخالفین نے آپ کے متعلق جو بیہودہ سرائیاں کیں۔ وہ سب کو معلوم ہیں۔ اور یہ آپ کی صداقت کی علامت اور اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ آپ کے مخالفین نے آپ کے متعلق جو کچھ کہا۔ محض ضد اور عداوت کی وجہ سے کہا جس میں ایک ذرہ بھی حقیقت نہ تھی۔

دعویٰ سے قبل جن لوگوں نے آپ کی اسلامی خدمات کی بے حد تعریف کی۔ اور تیرہ سو سال کے عرصہ میں بے نظیر بتایا وہی دعویٰ کے بعد آپ کے سخت مخالف ہو گئے۔ اور جو کچھ ان کے منہ میں آیا۔ کہتے رہے۔ اس سے پیغام صلح کیا کسی کو بھی انکار نہیں ہو سکتا۔

بنک کے سود کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کا فتویٰ

سوال

ایک دوست نے عرض کی۔ کہ میرے ایک رشتہ دار کا بہت سا روپیہ بنک میں کئی سالوں کے واسطے جمع تھا۔ جہاں سے ماہواری سود ملتا ہے۔ اس کے مرنے کے بعد اب اس کے وارث لیتے ہیں۔ ایسے سود کے متعلق کیا حکم ہے۔ بنک والے وہ رقم فرد دیتے ہیں۔ اور بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ اگر روپیہ جمع کرنے والا سود سے فائدہ نہ اٹھائے۔ تو بنک والوں سے ایسا روپیہ مشنری عیسائی اشاعت دین عیسوی کے واسطے لے لیتے ہیں۔

جواب

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ ہمارا مذہب یہ ہے۔ کہ سود کا روپیہ بالکل حرام ہے۔ کہ کوئی شخص اسے اپنے نفس پر خرچ کرے۔ اور کسی قسم کے بھی ذاتی مصارف میں خرچ کرے یا اپنے بال بچے کو دے۔ یا کسی فقیر مسکین کو دے۔ کسی ہمسایہ کو دے۔ یا مسافر کو دے۔ سب حرام ہے سود کے روپیہ کا لینا اور خرچ کرنا گناہ ہے۔ لیکن ایک بات جس پر خدا تعالےٰ نے ہمارے دل کو قائم کر دیا ہے۔ اور وہ صحیح ہے۔ یہ ہے۔ کہ یہ ایام اسلام کے واسطے بڑے مالی مشکلات کے ہیں۔ اول تو مسلمان اکثر غریب ہیں۔ پھر جو امیر ہیں۔ وہ اپنے ذاتی مصارف میں اور مال و عیال کے فکر میں حد سے بڑھ گئے ہیں۔ سود کا روپیہ لے لیتے ہیں۔ اور زکوٰۃ نہیں دیتے۔ دونوں طرف سے گناہ گاری میں پڑے ہوتے ہیں۔ اور سچ تو یہ ہے۔ کہ غریب ہو۔ یا امیر ہو۔ کسی کو بھی دین کا اور اسلام کی اشاعت کا فکر نہیں۔ جو زکوٰۃ دیتے ہیں۔ وہ بھی رسمی طور پر دنیوی عزت کے موقعہ پر اپنا روپیہ خرچ کر ڈالتے ہیں۔ اپنا جو حق نہ تھا۔ وہ لیتے ہیں۔ اور خدا کا جو حق تھا۔ وہ بھی نہیں دیتے۔ اور اس طرح اپنے اندر دو گناہ ایک ہی وقت میں جمع کرتے ہیں۔ غرض اس قدر اسلامی مصیبت کے وقت میں اگر اس قسم کا روپیہ اشاعت اسلام کے واسطے تالیف کتب میں صرف کیا جائے۔ تو یہ جائز ہے۔ سود کا روپیہ تصرف ذاتی کے واسطے ناجائز ہے۔ لیکن خدا تعالےٰ کے واسطے کوئی شے حرام نہیں ہے۔ خدا کے کام میں جو مال خرچ کیا جائے۔ وہ حرام نہیں ہے۔ اس کی مثال اس طرح سے ہے۔ کہ گولی بارود کا چلانا کیسا ہی ناجائز اور گناہ ہو۔ لیکن جو شخص اسے ایک جانی دشمن پر مقابلہ کے واسطے نہیں چلاتا۔ وہ قریب ہے۔ کہ خود ہلاک ہو جائے۔ کیا خدا نے نہیں فرمایا۔ کہ تین دن کے بھوکے کے واسطے سؤر بھی حرام نہیں۔ بلکہ حلال ہے۔ پس سود کا مال اگر ہم خدا کے لئے لگائیں۔ تو پھر کیونکر گناہ ہو سکتا ہے۔

اس میں مخلوق کا حصہ نہیں۔ لیکن اعلائے کلمہ اسلام میں اور اسلام کی جان بچانے کے لئے اس کا خرچ کرنا اطمینان اور ثلج قلب سے کہتے ہیں۔ کہ یہ بھی فلا اثم علیہ میں داخل ہے۔ یہ ایک استثناء ہے۔ اشاعت اسلام کے واسطے ہزاروں حاجتیں ایسی پڑتی ہیں۔ جن میں مال کی ضرورت ہے۔ مثلاً آجکل یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ جاپانی لوگ اسلام کی طرف توجہ رکھتے ہیں۔ اس واسطے بہت ضروری ہے۔ کہ اسلامی خوبیوں کی ایک جامع کتاب تالیف کی جائے۔ جس میں سر سے لیکر پاؤں تک اسلام کا پورا نقشہ کھینچا جائے۔ کہ اسلام کیا ہے۔ صرف بعض مضامین مثلاً تعدد ازدواج وغیرہ کے چھوٹے چھوٹے مضامین لکھنا ایسا ہے۔ جیسا کہ کسی کو سارا بدن نہ دکھایا جائے۔ اور صرف ایک انگلی دکھادی جائے۔ یہ مفید نہیں ہو سکتا۔ پوری طرح دکھانا چاہئے۔ کہ اسلام میں کیا کیا خوبیاں ہیں۔ اور پھر ساتھ ہی دیگر مذاہب کا حال بھی لکھ دینا چاہئے۔ وہ لوگ بالکل بے خبر ہیں کہ اسلام کیا شے ہے۔ تمام اصول فروع اور اخلاقی حالات کا ذکر کرنا چاہئے۔ اس کے واسطے ایک مستقل کتاب لکھنی چاہئے۔ جس کو پڑھ کر وہ لوگ دوسری کتاب کے محتاج نہ رہیں۔ آج کل اس کام میں روپیہ صرف کرنے کی اس قدر ضرورت ہے۔ کہ ہمارے نزدیک جو آدمی حج کے واسطے روپیہ جمع کرتا ہے۔ اس کو بھی چاہئے۔ کہ اپنا روپیہ اسی کام میں صرف کر دے کیونکہ یہ جہاد کا موقعہ ہے۔ اب تلوار کا جہاد باقی نہیں رہا۔ لیکن قلم کا جہاد باقی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ کہ جس طرح کی تیاری کفار تمہارے مقابلہ میں کرتے ہیں۔ اسی طرح کی تیاری تم بھی ان کے مقابلہ میں کرو۔ اب قوموں کے درمیان تلوار کا جنگ باقی نہیں رہا۔ لیکن قلم کا جنگ ہے۔ پادری لوگ طرح طرح کے مکر و فریب کے ساتھ اسلام کے برخلاف کتابیں شایع کرتے ہیں۔ اور غلط باتیں افترا پردازی سے لکھتے ہیں۔ جب تک ان خبیث باتوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ہونا ثابت نہ کیا جائے۔ اسلام کی اشاعت کس طرح ہو سکتی ہے۔

پس ہم اس بات سے شرم نہیں کرتے۔ کوئی قبول کرے یا نہ کرے۔ میرا مذہب جس پر خدا تعالےٰ نے مجھے قائم کیا ہے اور جو قرآن شریف کا مفہوم ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ اپنے نفس عیال اطفال دوست عزیز کے واسطے اس سود کو مباح نہیں کر سکتے بلکہ یہ پلید ہے۔ اور اس کا گناہ حرام ہے۔ لیکن اس ضعف اسلام کے زمانہ میں جبکہ دین مالی امداد کا سخت محتاج ہے اسلام کی مدد ضرور کرنی چاہئے۔ جیسا کہ ہم نے مثال کے طور پر بیان کیا ہے۔ کہ جاپانیوں کے واسطے ایک کتاب لکھی جائے اور کسی فصیح بلیغ جاپانی کو ایک ہزار روپیہ دیکر ترجمہ کرایا جائے اور پھر اس کا دس ہزار نسخہ چھاپکر جاپان میں شایع کر دیا جائے ایسے موقعہ پر سود کا روپیہ لگانا جائز ہے۔ کیونکہ ہر ایک مال خدا کا ہے۔ اور اس طرح پر وہ خدا کے ہاتھ میں جائیگا۔ مگر یہ ہی اضطرار کی حالت میں ایسا ہوگا۔ اور بغیر اضطرار یہ بھی جائز نہیں۔

مختص الزمان اجازت

ایک دوست نے عرض کی۔ کہ اگر اس طرح سے ایک خاص امر کے واسطے سود کے روپے کمانے کی اجازت دی گئی۔ تو لوگوں میں اس کا رواج وسیع ہو کر عام قباحتیں پیدا ہو جائینگی۔ فرمایا کہ بے جا عذر تراشنے کے واسطے تو بڑے حیلے ہیں۔ بعض شریر لاتقربوا الصلوٰۃ کے یہ معنے کرتے ہیں۔ کہ نماز نہ پڑھو۔ ہمارا منشا صرف یہ ہے۔ کہ اضطراری حالت میں جب خنزیر کھانے کی اجازت نفسانی ضرورتوں کے واسطے جائز ہے۔ تو اسلام کی ہمدردی کے واسطے اگر انسان دین کو ہلاکت سے بچانے کے واسطے سود کے روپے کو خرچ کرے۔ تو کیا قباحت ہے۔ یہ اجازت مختص المقام اور مختص الزمان ہے۔ یہ نہیں۔ کہ ہمیشہ کے واسطے اس پر عمل کیا جائے۔ جب اسلام کی نازک حالت نہ رہے۔ تو پھر اس ضرورت کے واسطے بھی سود لینا ویسا ہی حرام ہے۔ کیونکہ دراصل سود کا عام حکم تو حرمت ہی ہے (بدر ۲۹ ستمبر ۱۹۰۵ء)

اس قسم کے سود کا روپیہ بمد اشاعت اسلام مرکز میں بھیجنا چاہئے۔ (ناظر بیت المال قادیان)

ایک سو کے قریب ہندو مسلمان ہوئے

۹ مئی۔ بروز جمعہ مارواڑی ہندو بازیگروں کے تمام خاندان جو قصبہ جسترّوال کے قریب مستقل سکونت رکھتے ہیں۔ برضا و رغبت اسلام میں داخل ہوئے جسترّوال کے علاوہ اردگرد کے دوسرے دیہات کے معزز مسلمان بھی اس موقعہ پر موجود تھے تلاوت قرآن شریف کے بعد مولوی عبدالرحمٰن صاحب موضع تندرا نے وعظ کیا جس کے بعد عاجز نے بمقابلہ دیگر مذاہب اسلام کی خوبیاں بیان کیں جسترّوال کے لوگوں نے مالی طور پر بہت امداد کی۔ سید غلام حیدر شاہ صاحب ساکن جسترّوال خاص طور پر قابل شکریہ ہیں۔۔۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا القدس

اللہ تعالےٰ کی ہمیشہ سے یہ سنت چلی آئی ہے۔ کہ جب وہ اپنے پیارے اور مقبول بندوں کو دنیا کی تاریکی و ظلمت کو دور کرنے اور آفتاب ہدایت کی روشنی صفحۂ عالم پر پھیلانے کے لئے مبعوث فرماتا ہے۔ تو ہمیشہ ان کا حافظ و نگہبان ہوتا۔ ان کی تائید اور نصرت فرماتا۔ ان کی قبولیت دنیا پر پھیلاتا۔ اور انہیں ان کے مقاصد میں کامیابی و کامرانی عطا فرما کر دنیا کے سعید طبقہ کو ان کے حلقہ غلامی میں داخل فرماتا ہے۔ اں وہی خدا جس نے مسیح پاک پر وحی نازل کی۔ اور فرمایا:۔

"تو جانتا ہے۔ میں کون ہوں۔ میں خدا ہوں۔ جس کو چاہتا ہوں۔ عزت دیتا ہوں۔ جس کو چاہتا ہوں۔ ذلت دیتا ہوں"

(مکاشفات صـ۲۳)

ان کے دائیں اور بائیں اپنے ملائکہ مقرر فرماتا۔ اور ہمیشہ اپنی نظر رحمت تلے رکھکر ان کے دشمنوں کو خائب و خاسر اور ناکام و نامراد کرتا ہے۔

یہ آسمانی تائیدات اس امر کا روشن ثبوت ہوتی ہیں۔ کہ فی الحقیقت وہ خدا کے حضور نہایت مطہر و مقدس وجود ہیں۔ کیونکہ دنیا کو دھوکا دیا جا سکتا ہے۔ تصنع اور بناوٹ سے انسانی آنکھوں میں خاک جھونکی جا سکتی ہے۔ مگر خدا جو عالم الغیب اور علیم و خبیر ہستی ہے۔ جس کے سامنے زمینوں اور آسمانوں کا ذرہ ذرہ موجود ہے۔ اسے ہرگز دھوکا نہیں دیا جا سکتا۔ پس جب وہ ایک شخص سے ایسا معاملہ کرے۔ جو اپنے پیاروں اور مقربین سے کیا کرتا ہے۔ تو یقیناً یہ اس امر کا کھلا ثبوت ہوتا ہے۔ کہ فی الحقیقت وہ انسان مطہر و مقدس اور پاکباز ہے۔ کیونکہ خدا سے بڑھکر کوئی سچا نہیں ہو سکتا ہے اور نہ اس سے زیادہ حالات کا کوئی جاننے والا قرار دیا جا سکتا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی معیار کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ہر ایک مکار یا نادان متقی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ مگر متقی وہ ہے۔ جو خدا کے نشان سے متقی ثابت ہو۔ ہر ایک کہہ سکتا ہے کہ میں خدا سے پیار کرتا ہوں۔ مگر خدا سے پیار وہ کرتا ہے۔ جس کا پیار آسمانی گواہی سے ثابت ہو" (کشتی نوح صـ۲۲)

پس خدا کے مقبولوں کے لئے آسمان گواہی دیتا ہے زمین شہادت دیتی ہے۔ دنیا کا ذرہ ذرہ گواہی دیتا ہے۔ اور خود ان کا وجود ان کی طہارت نفس پر گواہ ہوتا ہے۔ ان کا پُر معارف کلام لقاء باری تعالیٰ پر شاہد ہوتا ہے۔ ان کی حرکات و سکنات اور ان کی گفتار و کردار اس امر پر گواہ ہوتی ہیں۔ کہ یقیناً یہ زمینی نہیں۔ بلکہ آسمانی ہیں۔ سفلی نہیں۔ بلکہ عرش بریں کے مالک کے حقیقی پرستار ہیں۔

مگر افسوس باوجود اس حقیقت کے "نبیوں اور رسولوں اور اولیاء کے کارناموں میں ہزار ہا نمونے ان کے تقویٰ اور طہارت اور امانت اور دیانت اور صدق اور پاس عہد کے ہوتے ہیں۔ اور خود خدا تعالےٰ کی تائیدات ان کی پاک باطنی کی گواہ ہوتی ہیں۔ لیکن شریر انسان ان نمونوں کو نہیں دیکھتا۔ اور بدی کی تلاش میں رہتا ہے۔ آخر وہ حصہ متشابہات کا جو قرآن شریف کی طرح اس کے نمونہ وجود میں بھی ہوتا ہے مگر نہایت کم۔ شریر انسان اسی کو اپنے اعتراض کا نشانہ بناتا ہے۔ اور اس طرح ہلاکت کی راہ اختیار کر کے جہنم میں جاتا ہے"

(تریاق القلوب طبع بار دوم صـ۳۱۹)

ہم دیکھتے ہیں۔ کہ موجودہ زمانہ میں بھی بعض آوارہ گرد اور بدباطن انسانوں نے ہمارے پیارے امام و مطاع پر ناپاک اتہامات لگا کر اپنے خبث باطن کا مظاہرہ کیا ہے۔ مگر ہم انہیں وہی کہتے ہیں جو خدا کے پاک مسیح پر الہام ہو چکا۔ آپ سے زمین و آسمان کا خدا ہمکلام ہوا۔ اور فرمایا۔

"مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور ان کی تعظیم ملوک اور ذوی الجبروت کرتے ہیں۔ اور ان پر کوئی غالب نہیں ہو سکتا۔ اور سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔ فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے"

(البشریٰ جلد دوم صـ۱۱)

پس ہمارا خدا آج بھی وہی زندہ اور حی و قیوم خدا ہے۔ جس نے آدمؑ کی مدد کی۔ جس نے نوحؑ کی مدد کی۔ جس نے ابراہیمؑ۔ موسیٰؑ۔ عیسیٰؑ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت و تائید فرمائی۔ جس نے نمرود کو ہلاک کیا۔ جس نے فرعون کو سمندر کی موجوں میں غرق کیا۔ جس نے لوطؑ کے مخالفوں پر پتھراؤ کیا۔ جس نے عتبہ۔ شیبہ۔ ابوجہل اور ابولہب کو عبرتناک سزا دے کر ہلاک کر دیا۔ جس نے ہمیشہ اپنے پیاروں کا ساتھ دیا۔ جس نے ہمیشہ اپنے پیاروں پر ہاتھ اٹھانے والوں کا خاتمہ کیا پس کیونکر ممکن ہے۔ کہ وہ خدا جس کی غیرت کا جلوہ ہمیشہ ظاہر ہوتا رہا ہے۔ اس زمانہ میں وہ خاموش رہے۔ اور اپنے پیارے کو دنیا کے کیڑوں کے ذریعہ رسوا ہونے دے۔ حاشا وکلا ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ وہی خدا آج بھی اپنی غیرت کا جلوہ دکھائیگا۔ اور دنیا دیکھیگی۔ کس طرح اس کا زبردست ہاتھ شان محمود بلند فرماتا اور حاسدوں کے دل و جگر کو چیر کر انہیں رسوائے عالم بنا دیتا ہے۔

اگر یہ صحیح ہے کہ ؎

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے۔

اگر یہ درست ہے۔ کہ ؎

کبھی نصرت نہیں ملتی در مولیٰ سے گندوں کو

اگر یہ صحیح ہے۔ کہ ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون۔ تو پھر دیکھو۔ اور غور کرو۔ ہمارے آقا و مطاع کے ساتھ خدا کا کیسا معاملہ ہے۔ کیونکہ خدا سے بڑھکر کوئی غیب دان نہیں۔ اس سے زیادہ حالات کا کوئی جاننے والا نہیں۔ جب وہ اپنی سماوی تائیدات سے کسی کا ساتھ دے رہا ہو۔ جب وہ اپنے نشانات و معجزات سے اس کی صداقت ظاہر کر رہا ہو۔ تو خواہ دنیا کے تمام شیاطین بھی اکٹھے ہو کر اس کے خلاف بکواس کریں۔ تب بھی وہ جھوٹے اور مکار ہیں۔

خدا اپنے پاک کلام قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ لا یمسہ الا المطہرون۔ یہ قرآن ایسی کتاب ہے۔ جس کے حقایق کسی غیر متقی اور خدائی احکام سے برگشتہ انسان پر نہیں کھلتے۔ بلکہ صرف متقی۔ مطہر اور برگزیدہ نفوس ہی اس کے حقایق و معارف پر آگاہ ہوتے ہیں۔ وہ فرماتا ہے۔ واتقوا اللہ ویعلمکم اللہ اگر قرآن کا علم حاصل کرنا چاہتے ہو۔ اگر اس کے حقایق اور معارف پر آگاہ ہونا چاہتے ہو۔ تو اٹھو۔ اور تقویٰ و طہارت کے لباس میں ملبوس ہو جاؤ۔ بغیر حقیقی پاکیزگی اور طہارت نفس کے ہرگز قرآنی علوم حاصل نہیں کر سکو گے۔

یہ آیات بینات اس امر پر قطعیۃ الدلالت ہیں۔ کہ وہ شخص جس پر قرآن مجید کے اسرار کھولے جائیں۔ اس کے معارف اور حقایق منکشف کئے جائیں۔ یقینی طور پر متقی اور مطہر و مقدس وجود ہوتا ہے۔ کیونکہ ناممکن ہے کہ ایک گند میں مبتلا انسان معرفت الٰہی کے سمندر میں غوطہ زن ہو کر وہاں سے عجیب و غریب موتی اور لعل و یاقوت نکال لائے۔ جبکہ خدا اپنے پاک کلام میں بارہا فرماتا ہے۔ کہ ہم اس قرآن کا علم صرف اپنے پیارے اور برگزیدہ انسانوں پر ہی کھولا کرتے ہیں۔ تو ہر دانا شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ وہ جس پر قرآنی علوم کے دروازے کھول دیئے جائیں۔ جس پر الہام کے ذریعے آیات قرآنیہ کے حقائق روشن کئے جائیں۔ یقیناً خدائے پاک کے حضور نہایت بلند درجہ رکھنے والا ہے۔ اور یقیناً وہ مطہر و مقدس اور محبوب الٰہ انسان ہے اور یقیناً اس کے خلاف کہنا اور اس سے دشمنی اور عداوت

...ئے ارض وسماء سے عداوت و معاندت رکھنے ...ہے۔ کیونکہ حدیثِ قدسی میں آتا ہے۔ من عادی ولیا [illegible] ذنتہ للحرب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی معیار کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"ادنیٰ فضیلت اور کمال کسی ولی کا یہ ہے۔ کہ علم قرآن اس کو عطا کیا جائے۔ کیونکہ وہی تو ہم مسلمان لوگوں کا مقتدا و پیشوا و ہادی و راہنما ہے۔ اگر اسی سے بے خبری ہوئی۔ تو پھر قدم قدم پر ہلاکت اور موت موجود ہے۔ جس پر خدا تعالیٰ نے یہ مہربانی نہ کی۔ جو اپنے پاک کلام کا علم اس کو عطا کرتا اور اس کے حقایق سے اطلاع دیتا۔ اور اس کے معارف سے مطلع فرماتا۔ ایسے بدنصیب شخص پر دوسری مہربانی اور کیا ہوگی۔ حالانکہ وہ آپ فرماتا ہے۔ کہ میں جس کو حقیقی پاکیزگی بخشتا ہوں۔ اس پر قرآنی علوم کے چشمے کھولتا ہوں۔ اور نیز فرماتا ہے۔ کہ جس کو چاہتا ہوں۔ علم قرآن دیتا ہوں۔ اور جس کو علم قرآن دیا گیا۔ اس کو وہ چیز دی گئی۔ جس کے ساتھ کوئی چیز برابر نہیں"۔ (آئینہ کمالات اسلام صـ۳۶۳)

اسی طرح فرمایا:-

"علوم الٰہیہ میں (امام) کو بسطت عنایت کی جاتی ہے اور اس کے زمانہ میں کوئی دوسرا ایسا نہیں ہوتا جو قرآنی معارف کے جاننے اور کمالاتِ افاضہ اور اتمام حجت میں اس کے برابر ہو۔ اس کی رائے صائب دوسروں کے علوم کی تصحیح کرتی ہے۔ اور اگر دینی حقایق کے بیان میں کسی کی رائے اس کی رائے کے مخالف ہو۔ تو حق اس کی طرف ہوتا ہے۔ کیونکہ علوم حقہ کے جاننے میں نورِ فراست اس کی مدد کرتا ہے اور وہ نور ان چمکتی ہوئی شعاعوں کے ساتھ دوسروں کو نہیں دیا جاتا۔ وذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء"

(ضرورۃ الامام صـ۹)

اب اس معیار کے ماتحت جو انسان کے تقدس معلوم کرنے کا بہترین معیار ہے۔ ہمارے سید و مطاع کے متعلق غور کرو۔ آپ نے بارہا فرمایا۔

"خدا تعالیٰ کا میرے ساتھ یہ معاملہ ہے۔ کہ جب بھی میں سورۂ فاتحہ پر تقریر کرونگا۔ نئے نکات سمجھائے جائینگے"

(ملائکۃ اللہ صـ۴۲)

ہم نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ کانوں سے سنا۔ کہ حضور نے متعدد بار سورہ فاتحہ کی تفسیر فرمائی۔ خدا شاہد ہے۔ ہم نے ہمیشہ آپ کے منہ سے معرفت کی نئی باتیں سنیں۔ علوم حقہ کے تازہ پھل کھائے۔ اور قرآن مجید کے وہ وہ حقایق سنے۔ جن کا انکشاف پہلوں پر نہ ہوا۔ خدائے پاک نے آپ کو قرآن فہمی میں ایسا رتبۂ عظیمہ عطا فرمایا ہے کہ آپ نے دنیا کے تمام علماء وادباء کو چیلنج دیا کہ:-

"قرعہ ڈال کر قرآن مجید کا کوئی مقام نکال لو۔ اگر یہ نہیں۔ تو جس مقام پر تم کو زیادہ عبور ہو۔ بلکہ یہاں تک کہ تم ایک مقام پر جتنا عرصہ چاہو۔ غور کر لو۔ اور مجھے وہ نہ بتاؤ۔ پھر میرے مقابلہ میں آکر تفسیر لکھو۔ دنیا فوراً دیکھ لیگی۔ کہ علوم کے دروازے مجھ پر کھلتے ہیں۔ یا ان پر" (الفضل ۷؍مارچ ۳۰ء صـ۱۵)

اسی طرح فرمایا:-

"میں نے قرآن کو قرآن سمجھ کر پڑھا۔ اور اس سے فائدہ اٹھایا۔ اور اب اس قابل ہوا۔ کہ میں تمام مخالف علماء کو چیلنج دیتا ہوں۔ کہ کوئی آیت لے کر مجھ سے تفسیر کلام الٰہی میں مقابلہ کرلیں۔ میں انشاء اللہ تائید الٰہی سے اس کے ایسے معنی بیان کرونگا۔ کہ دنیا حیران رہ جائیگی"

(مصباح ۱۵؍جنوری ۳۰ء صـ۱۵)

یہ چیلنج اب بھی قائم ہے۔ دنیا کے تمام نامی علماء جنہیں اپنے علم و فضل پر گھمنڈ ہو۔ آئیں اور ہمارے پیارے "مطاع" کے مقابل پر اپنے علم روحانی کا ثبوت دیں۔ وگرنہ یاد رکھیں خدا نے ان سے اپنے تعلق کو ہٹا لیا۔ ان پر اپنی محبت کے دروازوں کو بند کر دیا۔ اب وہ ایک قشر ہیں۔ مگر بغیر مغز کے۔ جسم ہیں۔ مگر بغیر روح کے ✤

خاکسار محمد یعقوب (مولوی فاضل) قادیان

کیا خواجہ حسن نظامی صاحب

دوسری شرط بھی پوری کرینگے

جناب خواجہ صاحب اپنے روزنامچہ مندرجہ "منادی" مورخہ ۴؍اپریل کے صـ۱۳ پر تحریر فرماتے ہیں۔

"چند قادیانی اصحاب ملنے آئے۔ میں نے پوچھا آپ لوگ غیر قادیانی لوگوں سے رشتہ داری کیوں نہیں کرتے۔ اور ان کے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھتے۔ انہوں نے کہا۔ اس لئے کہ غیر قادیانی لوگ ہم کو کافر کہتے ہیں۔ میں نے کہا۔ میں قادیانیوں کو کافر نہیں کہتا۔ بلکہ ان کے تبلیغی کاموں کی بہت تعریف کرتا ہوں۔ تو کیا آپ میرے پیچھے نماز پڑھ لینگے۔ انہوں نے انکار کیا۔ میں نے کہا۔ یہی دو چیزیں ایسی ہیں۔ جن کی وجہ سے میرے دل پر یہ اثر ہوتا ہے۔ کہ قادیانی فرقہ مسلمانوں کی اخوت میں تفریق پیدا کرنے والا ہے۔ اور جو شخص بھی مسلمانوں کی تفریق کا باعث ہو۔ میں اس کو سیاسی اور مذہبی مجرم سمجھتا ہوں۔ میں جانتا ہوں۔ کہ آپ لوگ اپنے فرقہ کو سب سے نمایاں اور الگ رکھنے کے لئے یہ کام کرتے ہیں۔ ورنہ آپ کے دل میں مذہبی جذبہ کوئی نہیں ہے۔ قادیانی لوگ کوئی جواب نہیں دے سکے۔ واحدی صاحب نے کہا۔ آج پہلا موقعہ ہے۔ کہ میں نے دو قادیانیوں کو گفتگو میں کمزور دیکھا۔ ......"

ہمیں علم نہیں یہ کونسے قادیانی اصحاب تھے۔ جو جناب خواجہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تاہم خواجہ صاحب کے روزنامچہ سے پتہ چلتا ہے۔ کہ وہ اصحاب خواجہ صاحب کو تسلی بخش جواب نہ دے سکے۔ حالانکہ یہ کوئی نیا اعتراض نہیں تھا۔ بارہا یہ اعتراض پیش ہوا۔ اور ہمیشہ اس کا جواب دیا گیا۔ بلکہ خود بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کا جواب دیا ہے۔ جو کہ جناب خواجہ صاحب کی تسلی کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

حضور فرماتے ہیں "یہ ایک شریعت کا مسئلہ ہے۔ کہ مومن کو کافر کہنے والا آخر کافر ہو جاتا ہے۔ پھر جبکہ قریباً دو سو مولوی نے مجھے کافر ٹھیرایا۔ اور میرے پر کفر کا فتویٰ لکھا گیا۔ اور انہیں کے فتویٰ سے یہ بات ثابت ہے۔ کہ مومن کو کافر کہنے والا کافر ہو جاتا ہے۔ اور کافر کو مومن کہنے والا بھی کافر ہو جاتا ہے۔ تو اب اس بات کا سہل علاج ہے۔ کہ اگر دوسرے لوگوں میں تخم دیانت اور ایمان ہے۔ اور وہ منافق نہیں۔ تو ان کو چاہئے۔ کہ ان مولویوں کے بارے میں ایک لمبا اشتہار ہر ایک مولوی کے نام کی تصریح سے شایع کردیں۔ کہ یہ سب کافر ہیں۔ کیونکہ انہوں نے ایک مسلمان کو کافر بنایا۔ تب میں ان کو مسلمان سمجھونگا۔ بشرطیکہ ان میں کوئی نفاق کا شعبہ نہ پایا جائے۔ اور خدا کے کھلے کھلے معجزات کے مکذب نہ ہوں۔ ورنہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار۔ یعنی منافق دوزخ کے نیچے کے طبقے میں ڈالے جائینگے۔ اور حدیث شریف میں بھی ہے۔ کہ مازنی الزانی وھو مومن وما سرق سارق وھو مومن۔ یعنی کوئی زانی زنا کی حالت میں اور کوئی چور چوری کی حالت میں مومن نہیں ہوتا۔ پھر منافق نفاق کی حالت میں کیونکر مومن ہو سکتا ہے۔ اگر یہ مسئلہ صحیح نہیں ہے۔ کہ کسی کو کافر کہنے سے انسان خود کافر ہو جاتا ہے۔ تو اپنے مولویوں کا فتویٰ مجھے دکھلا دیں۔ میں قبول کرلونگا۔ اور اگر کافر ہو جاتا ہے۔ تو دو سو مولوی کے کفر کی نسبت نام بنام ایک اشتہار شایع کردیں۔ بعد اس کے حرام ہوگا۔ کہ میں ان کے اسلام میں شک کروں۔ بشرطیکہ کوئی نفاق کی سیرۃ ان میں نہ پائی جائے۔

جیسا کہ میں نے بیان کیا۔ کافر کو مومن قرار دینے سے انسان کافر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جو شخص درحقیقت کافر ہے۔ وہ اس کے کفر کی نفی کرتا ہے۔ اور میں دیکھتا ہوں۔ کہ جس قدر لوگ میرے پر ایمان نہیں لائے۔ وہ سب کے سب ایسے ہیں۔ کہ ان تمام لوگوں ... کو خود کافر ہو چکے۔ تو اب کافر کو مومن قرار دینا حدیث شریف کے صریح خلاف ہے۔ اور اگر آپ ایسے لوگوں کو اس لئے کہ انہوں نے مومن کو کافر ٹھیرایا کافر سمجھتے ہیں۔ تو ان کے کفر کی نسبت ایک اشتہار شایع کردیں۔ کہ یہ سب کافر ہیں۔ کیونکہ انہوں نے ایک مسلمان کو کافر بنایا۔ اگر آپ اسکے لئے تیار ہوں۔ تو پھر ہمیں بھی آپکے پیچھے نماز پڑھنے میں کوئی عذر نہ ہوگا۔ جناب خواجہ صاحب آپ کا یہ فرمانا بھی صحیح نہیں۔ کہ قادیانی اپنے فرقہ کو نمایاں اور الگ رکھنے کیلئے یہ کام کرتے ہیں۔ ورنہ انکے دل میں مذہبی جذبہ کوئی نہیں ہے۔ کیونکہ اوپر کے حوالہ سے یہ بات بھی ثابت ہو گئی کہ یہ شریعت کا مسئلہ ہے۔ اور احمدی جماعت کا ایسا کرنا حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماتحت [illegible]

"ندائے ایمان" کے خلاف ایک آواز اور اُس کا جواب

۱۵ جنوری سنہ ۳۰ء کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایک اشتہار بعنوان "ندائے ایمان" شایع کیا۔ تا اللہ تعالےٰ کی وہ آواز جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ بلند کی ہے۔ محروم الہدایت لوگوں تک پہنچا کر ایک دفعہ پھر ان پر اتمام حجت کی جائے۔ سو اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس "ندائے ایمان" پر لبیک کہنے والے لبیک کہہ رہے ہیں۔ اور بہت سی سعید روحیں اور کئی نیک فطرت لوگ اپنی حالت تبدیل کرنے کی فکر میں ہیں۔

ندائے ایمان کے مخالف

مگر جہاں ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان اٰمنوا بربکم فاٰمنا کی صدا بلند کر کے اپنی سعادت کا اعلان کرنے والوں کی کمی نہیں۔ افسوس اکہ واں "ندائے ایمان" کے خلاف آواز اٹھانے والے بھی دنیا میں موجود ہیں۔ چنانچہ اس کے خلاف ایک آواز امرتسر سے اٹھی ہے جسے اخبار "اہلحدیث" ۱۴ مارچ سنہ ۳۰ء میں درج کیا گیا ہے۔

قبل اس کے کہ میں ناظرین کرام پر اس آواز کی حقیقت طشت از بام کروں چند تمہیدی امور بیان کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ جن کی مدد سے اصل حقیقت کا سمجھنا سہل ترین ہو جائیگا۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

ہدایت کے لئے مجبور نہیں کیا جاتا

اللہ تعالےٰ کے اٹل اور غیر متبدل قوانین میں سے ایک قانون یہ بھی ہے۔ کہ وہ انسانوں کو ہدایت قبول کرنے پر مجبور نہیں کرتا۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ (۱) لو یشاء اللہ لہدی الناس جمیعًا (رعد ع ۴) (۲) ولو شاء لہدٰکم اجمعین (انعام ع ۱۸ نحل ع ۱۰) (۳) ولو شاء ربک لاٰمن من فی الارض کلہم جمیعًا (یونس ع ۱۰) (۴) لو شاء اللہ لجمعہم علی الہدیٰ۔ یعنی اگر خدا تعالےٰ جبراً ہدایت دینا چاہتا۔ تو پھر تمام کے تمام لوگوں کو ہدایت ہی پر جمع کرتا۔ مگر جبر سے منوانا اس کی شان الوہیت کے خلاف ہے۔ اس لئے وہ ایسا نہیں کرتا۔ اور نہ اس نے دینی و اعتقادی امور یعنی ایمانیات میں جبر و اکراہ کو جائز ہی قرار دیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔ لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی۔ کہ دین میں جبر جائز نہیں۔ کیونکہ ہدایت و گمراہی کے راستے واضح اور کھلے ہیں فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر اور نہ اس نے اپنے انبیاء ہی کو یہ مرتبہ و اختیار بخشا ہے۔ کہ وہ جسے چاہیں۔ ہدایت پر لے آئیں۔ بلکہ ان کے قبضۂ قدرت سے بھی یہ بات باہر رکھی ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔ انک لا تہدی من احببت اور لست علیہم بمصیطر۔ وان کان کبر علیک اعراضہم فان استطعت ان تبتغی نفقًا فی الارض او سلمًا فی السماء فتاتیہم باٰیۃ (پ ع ۱۰) اس نے انسان کو مختار و آزاد پیدا کیا ہے۔ ان اپنے قرب و وصال کی راہیں اس پر کھول دی ہیں۔ اور اپنی رضامندی کا راستہ اسے بتا دیا ہے اسے اختیار ہے۔ کہ اپنی مرضی سے خدا تعالےٰ کے بتائے ہوئے راستے پر گامزن ہو یا نہ ہو۔ چنانچہ فرمایا۔ (۱) انا ہدینٰہ السبیل اما شاکرًا و اما کفورًا (دہر ع ۱) (۲) ونفس وما سوّٰہا فالہمہا فجورہا وتقوٰہا۔ (۳) وقل الحق من ربکم فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر (کہف ع ۴) یعنی یہ نصیحت کی باتیں ہیں۔ اور حق ہے۔ جسے ہم نے واضح کر دیا ہے۔ اب جس کا جی چاہے۔ قبول کرے۔ اور جس کا جی چاہے رد کر دے۔

پس اللہ تعالیٰ کسی انسان کو ہدایت پر مجبور نہیں کرتا۔ بلکہ والذین جاہدوا فینا لنہدینہم سبلنا کے مطابق صرف اسی کو راہ راست پر آنے کی توفیق دیتا ہے۔ جو خود اس کے قریب ہونا چاہے۔ اور اس کے لئے سعی و کوشش بھی کرے۔ اور نہ اس نے انبیاء کو یہ حق دیا ہے۔ کہ وہ کسی کو جبراً صراط مستقیم پر لائیں۔ بلکہ انسان اپنی مرضی سے اور اپنے اختیار و اپنی خواہش سے جونسی راہ چاہے۔ اپنے لئے تجویز کر سکتا ہے۔

اختلاف عقائد ہمیشہ رہیگا

ادھر ہم عقلاً بھی دیکھتے ہیں۔ کہ انسانوں کے عقول و طبایع۔ حالات و خیالات، رسوم و معاملات اور جذبات و احساسات میں باہم سخت اختلاف و تفاوت واقع ہوا ہے تو اس کا لازمی اور قطعی نتیجہ یہ نکلنا چاہئے۔ اور نکلیگا۔ کہ ان کا ایک ہی راہ اور ایک ہی مرکز پر جمع ہو جانا قطعاً ناممکن اور محال ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ انبیاء سابقین میں سے کسی ایک نبی کے وقت میں بھی تمام لوگ ایک عقیدے اور ایک مذہب پر جمع نہیں ہوئے اور نہ کبھی آئندہ ایسا ہو سکتا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری ہے۔ فالقینا بینہم العداوۃ والبغضاء الی یوم القیامۃ (مائدہ رکوع ۹) (۲) ولا یزالون مختلفین الا من رحم ربک ولذالک خلقہم۔ (۳) ہو الذی خلقکم فمنکم کافر ومنکم مؤمن (تغابن ع ۱) ماحصل ان تمام آیات کا یہ ہے۔ کہ مومن بھی اور کافر بھی تا قیامت موجود رہینگے۔ یہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ کہ اس سے قبل کسی وقت میں بھی دونوں فریق میں سے کوئی ایک ناپید ہو جائے۔ ہاں یہ ضروری تھا۔ کہ خدا تعالےٰ اپنے بندوں پر ہدایت کا راستہ واضح کر دیتا۔ اور انہیں اس کی طرف دعوت دینے کا سامان مہیا کرتا۔ سو اسی غرض کے لئے اس نے انبیاء بھیجے۔ اور کتب سماویہ نازل کیں۔

ان نبیوں نے لوگوں کو راہ راست پر لانیکے لئے لیلاً و نہاراً جدوجہد کی۔ مگر سنت الٰہیہ کے مطابق ایک فریق ظلمت و تاریکی میں ہی بھٹکتا رہا۔ بلکہ حدیث میں لکھا ہے۔ کہ قیامت کو بعض نبی ایسے بھی اٹھینگے۔ جن کو ماننے والا صرف ایک ہی انسان ہوگا۔

حقیقی کامیابی

لیکن باوجود اس کے یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ نعوذ باللہ من ذالک وہ اپنے مقصد میں ناکام گئے یا یہ کہ اپنی بعثت کی غرض کو پورا کئے بغیر رحلت فرما گئے۔ کیونکہ گو وہ تو لوگوں کی ہدایت و اصلاح ہی کیلئے مبعوث ہوئے تھے۔ مگر انکے اس مقصد کا ظہور البتہ تھا لوگوں کی مرضی و اختیار کے ساتھ یعنی اگر وہ چاہیں۔ تو اس کے مقاصد کی پیروی کریں۔ اور اگر چاہیں۔ تو انکار ہی پر اڑے رہیں جبراً ان سے اس مقصد کی تکمیل ہرگز نہیں کرائی جا سکتی۔ ان لیہلک من ہلک عن بینۃ ویحیٰی من حی عن بینۃ اور انا لننصر رسلنا والذین اٰمنوا فی الحیوٰۃ الدنیا کے اتحت و دلائل و براہین کے رو سے تمام انبیاء نے اپنے مخالفین پر ہمیشہ غلبہ حاصل کیا۔ اور مقابلے میں فتح و کامیابی انہی کو نصیب ہوئی اور ان کے مخالفین رسوا و خوار ہی ہوتے رہے اور ہمیشہ انہیں شکست و ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا اور اہل حق و باطل میں فرق اور صدق و کذب میں تمیز کرنے کا یہی ایک محک و معیار ہے۔ کہ صادقوں کے ساتھ چمکتے ہوئے نشان ہوتے ہیں۔ اور آیات بینات ان کی تائید میں ہوتی ہیں۔ اور ان کے مخالف اور باطل پرستوں کے ہاتھ میں سوائے منہ چڑانے کے اور کچھ بھی نہیں ہوتا۔

پس یہ ہے حقیقی کامیابی اور اصلی غلبہ۔ کہ جو خدا کے ہر ایک نبی رسول اور مامور کو حاصل ہوا ہے۔ اور حاصل رہیگا۔ اور اس غلبے کا ایسا ظہور اور ایسا اثر کہ باطل کی کمر بالکل ٹوٹ جاتی ہے۔ مخالفین کا وجود دنیاوی طور پر بھی ضربت علیہم الذلۃ والمسکنۃ کا مصداق ہو کر باعث عبرت بن جاتا ہے۔ جن انبیاء کی بعثت کی غرض میں یہ امر بھی داخل ہو۔ اور ان سے خدا تعالیٰ کا وعدہ ہو کہ وہ ان کے ذریعہ اپنی قدرت کا اظہار اس طرح بھی کریگا۔ انکی شخصی و ظاہری زندگی کے بعد ان کے جانشینوں اور ان کے متبعین کے ذریعہ یہ بھی ظہور میں آیا کرتی ہے۔ جیسا کہ گذشتہ انبیاء کی تاریخ اس پر شاہد ہے؛

نبی ترقی کی بنیاد قائم کرتے ہیں

خلاصہ یہ کہ نبی جس غرض کے لئے آتے ہیں۔ وہ اس کے ابتدائی مراحل طے کر جاتے اور اپنی فتح و نصرت کا نشان قائم کر جاتے ہیں۔ اور آئندہ ہونے والی ترقی و کامیابی کا بیج بو جاتے ہیں۔ جو ان کے ماننے والوں کے ہاتھوں بڑھتا۔ پھولتا اور پھیلتا ہے۔ یہاں تک کہ ان کی آمد کی غرض اپنے کمال و انتہا کو پہنچ جاتی ہے۔ غرضیکہ وہ بطور اصول و بنیاد کے ترقی کی ایک شاہراہ قائم کرتے ہیں۔ جس پر چلنے سے ان کے متبعین کے ہاتھوں۔ ان کے مقصد کا اکمال و اتمام ظہور میں آتا ہے۔

حضرت مسیح موعود ؑ کے کارنامے

اسی سنت قدیمہ کے ماتحت اس زمانے کے امام۔ نبی اور مرسل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہوا۔ کہ آپ نے بھی اپنی جسمانی وفات سے قبل اپنی صداقت اور اسلام کی فتح کا جھنڈا دنیا میں گاڑ دیا۔ اور آپ اس وقت تک کام کرتے رہے۔ جب تک اس آنیوالی کامل اور شاندار فتح کے آثار نمایاں نہ ہو گئے۔ آپ نے اسلام کے لئے ایسے ایسے کارہائے نمایاں کئے۔ اور غیر مذاہب کے مقابلہ میں وہ کامیابی و ظفر آپ کو نصیب ہوئی۔ کہ مخالفین بھی آپ کو "فتح نصیب جرنیل" کا خطاب دینے پر مجبور ہو گئے۔ چنانچہ اخبار وکیل میں حضور اور حضور کے لٹریچر کے متعلق مندرجہ ذیل رائے ظاہر کی گئی۔ "ان کی یہ خصوصیت کہ وہ اسلام کے مخالفین کی برخلاف ایک فتح نصیب جرنل کا فرض پورا کرتے رہے ہیں۔ ہمیں مجبور کرتی ہے۔ کہ اس احساس کا کھلم کھلا اعتراف کیا جائے۔ کہ وہ مہتم بالشان تحریک۔ جس نے ہمارے دشمنوں کو عرصہ تک پست اور پامال بنائے رکھا۔ آئندہ بھی جاری رہے۔ ... مرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیوں اور آریوں کے مقابلہ پر ان سے ظہور میں آیا قبول عام کی سند حاصل کر چکا ہے۔ ... اس لٹریچر کی قدر و عظمت آج جبکہ وہ اپنا کام پورا کر چکا ہے۔ ہمیں دل سے تسلیم کرنا پڑتی ہے۔ ... لیکن اس میں کلام نہیں۔ کہ ان مختلف مذاہب کے مقابلہ پر اسلام کو نمایاں کر دینے کی ان میں مخصوص قابلیت تھی"۔ اور صادق الاخبار ریواڑی نے لکھا۔ "مرزا صاحب نے اپنی پُرزور تقریروں اور شاندار تصانیف سے مخالفین اسلام کو ان کے لچر اعتراضات کے دندان شکن جواب دیکر ہمیشہ کے لئے ساکت کر دیا ہے۔ اور ثابت کر دکھایا ہے۔ کہ حق حق ہی ہے"۔

والفضل ما شہدت بہ الاعداء

معترض کا سوءِ فہم

لیکن افسوس ان روحوں پر کہ جو ابھی تک اس چشمۂ فیض اور منبع آب حیات سے محروم ہیں۔ جو ان کی تازگی اور زندگی کے لئے خدا تعالےٰ نے عین وقت پر جاری کیا۔ مگر سچ ہے۔ کہ خدا کی طرف سے آئی ہوئی نعمت جبراً نہیں دی جاتی۔

"ندائے ایمان" کی مخالفت کرنے والے معترض نے اپنی مخالفت کی بنیاد اس امر پر کھڑی کی ہے۔ کہ گویا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے بیان کردہ مقصد اور پروگرام کو نعوذ باللہ پورا کئے بغیر رحلت فرما گئے۔ اور حضور کی آمد کا مقصد یہ سمجھ لیا ہے۔ کہ تمام روئے زمین کے لوگ اسلام پر جمع ہو جائیں۔ اور ایک متنفس بھی اسلام کا مخالف نہ رہے۔ اور کہ سب کچھ حضور کی زندگی میں ہو۔ افسوس ایسی عقل پر۔ اور حیف ایسے دماغ پر کہ ایک واضح اور کھلی حقیقت بھی سمجھ میں نہ آ سکی۔

اگر عقل سلیم سے قرآن و اسلام اور خود حضرت اقدس کی تحریر کردہ تشریحات کی روشنی میں اس امر کو دیکھنے اور سمجھنے کی کوشش کی جاتی۔ تو یقیناً معترض کو اپنے سوءِ فہم کا اقرار کرنا پڑتا۔ اور اسے معلوم ہو جاتا۔ کہ حضرت اقدس علیہ السلام۔ اسی طرح کامیاب و بامراد گئے۔ جس طرح خدا تعالیٰ کی اپنے انبیاء کے ساتھ ہمیشہ سے سنت چلی آئی ہے۔ میں بیان ماسبق میں ثابت کر آیا ہوں۔ کہ تمام ابنائے آدم کا بلا استثناء ایک ہی مذہب اور ایک ہی عقیدے پر جمع ہو جانا نہ صرف خلاف قرآن اور خلاف اسلام ہے۔ بلکہ خود عقل اور سنت الٰہیہ کے بھی صریحاً خلاف ہے۔

(خاکسار تاج الدین مولوی فاضل قادیان)

حصہ وصیت کی ادائگی

جن مخلصین نے حال میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سر پر جو ایک لاکھ روپیہ کا مالی بوجھ ہے۔ اسے دور کرنے کی غرض سے اپنی اپنی وصیت کا روپیہ کل یا اس کا کوئی جزو داخل کیا ہے۔ انکے اسمائے گرامی شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ اور تمام موصی احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مالی حالت کو مضبوط کرنے کی غرض سے اپنی اپنی وصیت کا روپیہ یکمشت یا بالاقساط داخل کرائیں۔

(۱) ہاجرہ بیگم صاحبہ زوجہ ڈاکٹر محمد شفیع صاحب وٹرنری اسسٹنٹ سرجن جڑانوالہ — ۵ —
(۲) حاجی نبی بخش صاحب گڑھ شنکر — عہ — جزو
(۳) اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کیمبل پور — ۲۰ — ″
(۴) کلثوم بیگم صاحبہ زوجہ منشی عبدالعزیز صاحب پٹیالہ — عہ — ″
(۵) مسماۃ مہر بی بی صاحبہ زوجہ چودہری نورالدین صاحب ذیلدار چک ۱۱/۶۷ منٹگمری — للعہ — ″
(۶) مسماۃ زینب بی بی صاحبہ زوجہ ڈاکٹر غلام علی صاحب چک ۲۵۰ چھور ضلع شیخوپورہ — عہ — ″
(۷) چودہری فیض احمد صاحب کاتب الفضل — للعہ — ″
(۸) اہلیہ ماسٹر نذیر احمد صاحب رحمانی قادیان — للعہ — ″
(۹) مستری گوہرالدین صاحب قادیان — عہ — ″
(۱۰) مسماۃ سیدہ بی بی صاحبہ اہلیہ جمعدار محمد اسمٰعیل صاحب منٹگمری — للعہ
(۱۱) حکیم محمد عبداللہ صاحب ماچھی واڑہ — عہ — جزو
(۱۲) مسماۃ فتح بی بی صاحبہ اہلیہ میاں غلام محمد صاحب سیدوالہ — ۵
(۱۳) ڈاکٹر عبدالکریم صاحب سب اسسٹنٹ سرجن متھرا — ۵ — جزو
(۱۴) مسماۃ امامن صاحبہ زوجہ میاں نورالدین صاحب خادم لنگرخانہ قادیان — للعہ — جزو

(سکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان مقبرہ بہشتی)
(قادیان دارالامان)

ایک غلط بیانی کی تردید

ماہ مارچ کے ایک پرچہ "اصلی قومی درد" میں سکول جانگپور کے ہیڈ ماسٹر رحمت اللہ صاحب احمدی کی بابت چند شکوے درج تھے ان کے متعلق واضح کیا جاتا ہے۔ کہ ہیڈ ماسٹر مذکور نے اس سکول کو ہر پہلو با رونق بنا دیا ہے۔ انکے ڈاکخانہ کے کام کے متعلق سب چھوٹے بڑے تعریف کرتے ہیں۔ ڈاک باقاعدہ تقسیم ہوتی ہے۔ اور کسی کو کارڈ لفافے لینے یا منی آرڈر۔ رجسٹری۔ پارسل وغیرہ جاری کرنے میں بالکل تکلیف نہیں ہے۔ علاوہ اس کے ایک بنک اور لڑکیوں کا سکول بھی ان کی بڑی بھاری کوشش سے باقاعدہ چل رہا ہے۔ غرض ماسٹر صاحب ہر قوم اور ہر مذہب کے لوگوں سے یکساں میل ملاقات رکھتے ہیں۔ اور اس گاؤں کے سب پیر و جوان اور بچے اور عورتیں انکی ایمانداری اور نیک چلنی کی تعریف کرتے ہیں۔ ۲۸ مارچ ۳۰ء اس پرچے کی تحریر کے مطابق جناب اے۔ ڈی۔ آئی تحقیقات کے لئے تشریف لائے اور گاؤں کے تقریباً کل آدمی بلائے گئے۔ ہر ایک کی زبان سے ماسٹر صاحب کی نسبت یہی الفاظ نکلے۔ جو اوپر درج ہیں۔ تمام نمبرداران و دیگر مردمان نے اپنی بیان دیکر دستخط کر دیئے۔ (نانک حوالدار رتن سنگھ پنشنر جانگپور ضلع لدھیانہ)

وصیّتیں

نمبر ۳۱۳۴:۔ میں خوشی محمد ولد نبی بخش قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۳۰ سال بیعت ۱۹۱۸ء ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ ماہوار آمد ۔ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور بوقت وفات میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط۔ العبد:۔ خوشی محمد ولد نبی بخش۔ گواہ شد۔ فخرالدین احمدی ملتانی بقلم خود۔ گواہ شد۔ عبدالرحمن قادیانی بقلم خود۔ گواہ شد:۔ ناصر شاہ بقلم خود۔

نمبر ۳۱۱۱:۔ میں نعمت علی ولد نتھو شاہ قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر تقریباً ۲۲ سال تاریخ بیعت ماہ ستمبر ۱۹۲۶ء ساکن بسی ہست خان ڈاکخانہ بسی داؤد خان ضلع ہوشیارپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۴ر نومبر ۱۹۲۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میری کوئی جائداد نہیں۔ ماہوار آمدنی مبلغ ۔ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمدنی کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور بوقت وفات میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن قادیان ہوگی۔ العبد۔ نعمت علی احمدی حال وارد تعلیم الاسلام ہائی سکول ہندی پوسٹ ہیز تعلقہ ساکری ضلع مغربی خاندیس۔ گواہ شد۔ وزیر خان احمدی۔ گواہ شد۔ بشیر احمد احمدی

نمبر ۳۱۷۶:۔ میں فاضل کرم علی ولد کرم علی احمو بھائی قوم خوجہ پیشہ تجارت عمر ۴۴ سال بیعت ۱۹۲۴ء ساکن سکندر آباد دکن بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷ر دسمبر ۱۹۲۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت ۸ ہزار کلدار کی ہے۔ ۶ ہزار کلدار احمدیہ ٹریڈنگ کمپنی واقعہ حیدرآباد دکن میں لگے ہوئے ہیں۔ اور دو ہزار کلدار کی زمین بمبئی پریسیڈنسی تھانہ سٹی کے علاقہ میں کھیرنا قصبہ میں واقعہ ہے۔ اور ماہوار آمد ماہانہ ۔ روپیہ سکہ عثمانیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور بوقت وفات میری جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر بمد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن مذکور کردوں۔ تو یہ رقم منہا کی جائیگی۔ فقط ۲۷ر دسمبر ۱۹۲۹ء۔ العبد۔ فاضل کرم علی۔ گواہ شد۔ عبداللہ الہ دین۔ گواہ شد۔ سید بشارت احمد جنرل سکرٹری۔

نمبر ۳۱۷۵:۔ میں اللہ بخش ولد عبدالرحمن صاحب قوم احمدانی پیشہ پٹواری نہر عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن موضع نواں چک تحصیل جام پور ضلع ڈیرہ غازیخان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹ر دسمبر ۱۹۲۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ بارانی اراضی موضع بستی جندوخان میں تخمیناً ۵۰ بیگھہ جس کی کل قیمت اندازاً پانچسو روپیہ ہے۔ لیکن میرا گزارہ صرف جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اسوقت ۲۰ روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ العبد۔ خاکسار اللہ بخش بقلم خود۔ گواہ شد۔ قادر بخش احمدی گرداور قانونگو بقلم خود۔ گواہ شد۔ پیر بلند احمدی۔ منشی ڈپٹی کلکٹر صاحب بہادر بقلم خود۔

نمبر ۳۱۶۴:۔ میں محمد اشرف ولد حاجی کریم بخش مرحوم قوم جنجوعہ راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۴۱ سال۔ بیعت ۱۹۰۳ء ساکن کرٹیانوالہ ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت جائداد صرف ایک مکان خام قیمتی ۔ کا ۱/۴ حصہ ہے۔ اور ماہوار آمد ۔ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ فقط۔ ۲۷-۱۲-۲۹ العبد۔ محمد اشرف بقلم خود حال وارد قادیان۔ گواہ شد۔ حکیم ملک عنایت علی کنجاہ حال وارد قادیان۔ گواہ شد۔ میاں محمد بدرالدین ولد غلام حسین صاحب پٹواری حلقہ دیونہ حال وارد قادیان۔ ۲۷-۱۲-۲۹

نمبر ۳۱۸۶:۔ میں محمد عبدالغفور خان ولد محمد عبدالغنی خان قوم افغان پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال بیعت ۱۹۰۳ء ساکن قصبہ سنور ریاست پٹیالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ یکم جنوری ۱۹۳۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری جائداد اراضی سکنی قیمتی مبلغ للعماہ روپیہ ہے۔ جس میں چاہ آب نوشی لگا ہوا ہے۔ چاہ آبنوشی میں کمترین کا ۱/۴ حصہ ہے۔ جو محلہ دارالبرکات قادیان میں واقعہ ہے۔ اور ۔ روپیہ میری ماہوار تنخواہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور بوقت وفات میری جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بمد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر کے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاویگی۔ فقط۔ والسلام یکم جنوری ۱۹۳۰ء خادم محمد عبدالغفور خان۔ گواہ شد۔ محمد عبدالغنی خان پنشنر افسر فراشخانہ پٹیالہ۔ گواہ شد۔ عبدالحق خان خلف برکت اللہ ملازم فراشخانہ۔

نمبر ۴۰۰۲:۔ میں محمد رفیع ولد صوفی محمد علی صاحب قوم راجپوت جنجوعہ ملازمت سب انسپکٹر پولیس عمر ۳۶ سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۰۱ء ساکن جلالپور جٹاں تحصیل گجرات بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳ اکتوبر ۱۹۲۹ء مطابق ۸ ربیع الثانی ۱۳۴۸ھ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میری جائداد موضع جلالپور جٹاں میں ایک پختہ مکان جس کا کچھ حصہ ابھی تعمیر طلب ہے۔ اور جس کی موجودہ قیمت ۷۰۰۰/ ہزار روپیہ ہے۔ اور ۱۶ بیگھہ زمین جو ۲۰۰۰/ روپیہ میں میرے پاس رہن ہے۔ اس سب جائداد کے ۱/۸ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام بقید مندرجہ بالا شرط کرتا ہوں۔ علاوہ ازیں میں گورنمنٹ جنرل پراویڈنٹ فنڈ میں بھی تنخواہ سے کاٹ کراتا ہوں۔ جس میں اسوقت تقریباً ۸۰۰/ روپیہ جمع ہو چکے ہیں۔ اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ مگر چونکہ میرا گزارہ اس جائداد پر نہیں۔ لہذا میری تنخواہ جو اسوقت ۱۵۰/ روپیہ ہے۔ اسکے بھی ۱/۸ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور آئندہ خزانہ میں وصیت شدہ حصہ کے مطابق جمع کرتا رہوں گا۔ میں انشاءاللہ تعالیٰ کوشش کرونگا۔ کہ اپنی زندگی میں سب جائداد کی وصیت کردہ رقم خزانہ میں جمع کردوں۔ ورنہ میرے بعد جو بھی میری جائداد میرے مرنے پر معلوم ہو۔ اس کے سب حصہ کے ۱/۸ حصہ کی مالک انجمن مذکورہ بالا ہوگی۔ اور میرے ورثاء پر فرض ہوگا۔ کہ وہ بخوشی تمام میری وصیت کی تکمیل میں مدد کریں۔ اور میری نعش کو دارالامان پہنچائیں۔ اگر کوئی حصہ وصیت کا زندگی میں ادا ہو جائے۔ تو وہ اس میں سے وضع کیا جائے۔ نوٹ:۔ میری یہ وصیت دو اخبار وں میں طبع کی جائے۔ جو میری طرف سے بطور اعلان ہوگی۔ اور ایک قسم کی قانونی شہادت ہوگی۔ العبد۔ محمد رفیع سب انسپکٹر پولیس سیوان سندھ۔ گواہ شد۔ نشان انگوٹھا میاں رحم علی ساکن

رفیق زندگی

مفرح دل اور مقوی دماغ

موسم گرما کیلئے بے نظیر تحفہ

عام طور پر مقوی ادویات گرم ہوتی ہیں۔ اور موسم گرما میں بعض اوقات ان کا استعمال مضر بیٹھتا ہے۔ لہذا اس موسم میں ایسی چیز کی ضرورت تھی۔ جو مقوی بھی ہو اور مفرح بھی۔ مبارک ہو کہ وہ چیز تیار ہو گئی — یہ ایک نادر تحفہ ہے مفرح دل اور مقوی دماغ جس سے جوہر حیات کو خاص ترقی ہوتی ہے۔ بیماری یا کثرت کار یا کسی اور وجہ سے جنکے چہرے زرد اور بے رونق پژمردہ ہو چکے ہوں۔ دل ہر وقت دھڑکتا۔ سر چکراتا۔ آنکھوں میں اندھیرا آتا۔ اٹھتے وقت ستارے سے دکھائی دیتے۔ بے چینی۔ گھبراہٹ۔ سستی اور اداسی چھائی رہتی ہو۔ ذرا سے کام سے دل کانپتا ہو۔ جسم میں سخت کمزوری ہو۔ انکے لئے یہ جادو اثر اور نعمت غیر مترقبہ ہے۔ قیمت فی بکس جسمیں ۵ تولہ یعنی ایکماہ کی خوراک ہے۔ صرف پانچ روپے۔

پھول بغیر کانٹا یہ ایک عجیب و غریب تحفہ ہے جس کی دنیا کو عرصہ سے ضرورت تھی۔ اس کی تشریح بیان سے باہر ہے۔ رفیق زندگی کے ساتھ نصف قیمت یعنی ایک روپیہ آٹھ آنہ پر روانہ ہوگا۔ ورنہ علیحدہ خریدنے پر قیمت تین روپے۔ رفیق زندگی کیساتھ پھول بغیر کانٹا کا استعمال سونے پر سہاگہ ہے۔

موتی سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے

اس سرمہ پر ڈاکٹر شیفتہ اور حکماء فریفتہ بوقت ضرورت بذریعہ تار منگواتے ہیں۔ ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن۔ پھولا۔ جالا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ سفید غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجی۔ دھند۔ ابتدائی موتیا بند۔ غرضیکہ جملہ امراض چشم کیلئے تریاق ہے۔ اسکا روزانہ استعمال آنکھوں کی بصارت کو تیز کرتا اور جملہ امراض سے آنکھوں کو محفوظ رکھتا ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اسکا استعمال رکھینگے۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پائینگے۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ۔

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "میرے گھر میں اس سے قبل بہت سے قیمتی سرمے استعمال کئے گئے۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ لیکن آپ کے سرمہ سے ان کی آنکھوں کی سب بیماری اور کمزوری دور ہو گئی۔ اور ابھی نظر بچپن کے زمانہ کی طرح بالکل ٹھیک اور درست ہو گئی۔ اس پر میں آپکو مبارک باد دیتا ہوں۔ اور محض فائدہ عام کے لئے ان الفاظ کو آپ تک پہونچاتا ہوں۔ کہ اسے ضرور شائع کریں۔ تاکہ دوسرے لوگ بھی اس مفید ترین چیز سے متفیض ہوں۔

اکسیر معدہ

ہیضہ۔ بدہضمی۔ کمی بھوک۔ درد شکم۔ اپھارہ۔ باؤ گولہ۔ پیٹ کا گڑ گڑانا۔ کھٹی ڈکاریں۔ قے۔ جی کا متلانا۔ جگر و تلی کا بڑھ جانا۔ سر چکرانا۔ کرم شکم۔ قبض۔ اسہال۔ ریاح۔ کھانسی۔ دمہ کیلئے تیر بہدف ہے۔ خوراک دو سے ۴ رتی قیمت فی شیشی دو روپے جو کئی ماہ کیلئے کافی ہے۔ محصولڈاک علاوہ۔

جناب ایڈیٹر صاحب فاروق کی شہادت۔ مکرمی میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق اکسیر معدہ کے متعلق لکھتے ہیں۔ کہ "مجھے نفخ شکم اور پیٹ میں ہر وقت بوجھ رہنے کی شکایت تھی۔ اس اکسیر کے استعمال سے خدا نے مجھے بہت جلد صحت دی۔ اور میری تمام معدہ اور شکم کی شکایات رفع ہو گئیں۔ اس کا میں خاص شکریہ ادا کرتا ہوں"۔

ملنے کا پتہ :- مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

النعامی ادویہ

عطر اور تیل

(انعام) ہم اپنے گاہکوں کو ہر ماہ قرعہ کے ذریعہ سے پانچ تین اور دو روپے کی جو چیزیں وہ پسند کریں۔ انعام کے طور پر دیتے ہیں۔ آپ فوراً آرڈر بھیجدیں۔ شاید اس ماہ کا انعام آپکو ہی ملجائے۔

کنارسی رونس۔ نہایت بیش قیمت کشتہ اور ادویہ سے مرکب دوائی ہے۔ سردی اور گرمی میں یکساں استعمال ہو سکتی ہے۔ دماغ کو طاقت دیتی ہے۔ آواز کو صاف کرتی ہے۔ رنگ نکھارتی ہے۔ دل کو فرحت بخشتی ہے۔ جسم کو مضبوط کرتی ہے۔ بھوک لگاتی ہے۔ اور کھانا ہضم کرتی ہے۔ تمام قسم کی مردانہ کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ کمزوری۔ سستی۔ سرعت۔ جریان کی تیر بہدف دوا ہے۔ عورتوں کی جملہ امراض میں مفید ہے۔ ایام میں درد۔ کثرت یا قلت حیض۔ حمل کا ٹھیرنا یا اسقاط ہو جانا۔ بچہ کا کمزور پیدا ہونا۔ سب امراض کے لئے فائدہ بخش ہے۔ افسردگی۔ خفقان۔ وہم۔ کام سے نفرت۔ ان سب تکلیفوں کا علاج ہے۔ اس کے استعمال سے عورتوں کا دودھ بڑھتا ہے۔ اور بچہ مضبوط پیدا ہوتا ہے۔ پرانا نزلہ اور بخار کے لئے نہایت مفید ہے۔ تھکان کو دور کرتی ہے۔ بینائی کو طاقت دیتی ہے۔ جسم کو مضبوط کرتی ہے۔ قیمت باوجود سب خوبیوں کے دو روپے فی شیشی ہے۔ مع محصولڈاک۔ تین شیشی ۵ اور چھ شیشی ۱۰ روپے۔

سرمہ نورانی۔ آنکھوں کی جملہ امراض میں مفید ہے۔ ککرے۔ بصارت کی کمزوری۔ آنکھوں کی سرخی۔ دھند۔ جالا۔ شب کوری۔ ناخونہ۔ زخم۔ پانی کا بہنا۔ سب امراض میں مفید ہے۔ قیمت دو روپے فی تولہ۔

دلکشا منجن۔ دانتوں اور مسوڑوں کی خرابی کو آجکل کی تحقیقات میں نصف بیماریوں کا موجب قرار دیا گیا ہے۔ اور یہ ہے بھی درست۔ تبھی تو مذہب نے بھی مسواک پر اس قدر زور دیا ہے۔ دلکشا منجن دانتوں کی صفائی۔ مسوڑوں کی مضبوطی۔ خون کو روکنے۔ منہ کی بدبو کا ازالہ اور دانتوں کے ہلنے اور انکے کیڑوں کے دور کرنے کے لئے اور درد دندان کے لئے مفید ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ آنے۔

دلکشا کریم۔ منہ اور ہاتھوں کو نرم رکھنے۔ رنگ کو نکھارنے۔ جلد کے پھٹنے۔ داغوں۔ داغ۔ تلوں اور چھائیوں کا لاثانی علاج ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ آنے۔

دلکشا ہیر آئل :- بالوں کی صحت کا خیال نہ صرف عورتوں کیلئے ہی ضروری ہے۔ بلکہ مردوں کے لئے بھی۔ دلکشا ہیر آئل نہ صرف بالوں کو خوبصورت۔ ملائم اور لمبا کرتا ہے۔ بلکہ بفہ یعنی سکری کے لئے مفید ہے پس عورت اور مرد اس سے یکساں فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ تیل سائنٹیفک اصول کے ماتحت بادام روغن زیتون اور دوسرے تیلوں کو ملا کر قیمتی ادویہ سے تیار کیا گیا ہے۔ اور خوشبو کے لحاظ سے بھی بہت عمدہ ہے۔ قیمت ۱۲ آنے فی شیشی۔ تین شیشی کے خریدار بجائے پونے تین روپے کے ڈھائی روپے محصول کے ساتھ ادا کریں گے۔

دلکشا عطر :- ہمارے کارخانہ میں ہر قسم کے عطر نئی طرز پر تیار کئے جاتے ہیں۔ ان عطروں کے بنانے میں اس امر کی کوشش کی گئی ہے کہ عطر کی خوشبو پھول کے مشابہ ہو۔ ۴ آنہ سے لیکر آٹھ روپے تولہ تک ہر قسم کے عطر مل سکتے ہیں۔ آرڈر دیکر خود ہی ہمارے عطروں کی خوبی کا تجربہ کریں۔ فہرست دو پیسے کا ٹکٹ آنے پر ارسال کیجائیگی۔

نوٹ :- جو احمدی ڈاکٹر سند یافتہ ہونگے۔ ان کو دوائیوں کے نمونے مفت بھیجے جائیں گے :

ملنے کا پتہ :- مینیجر دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان پنجاب

ہندوستان کی خبریں

——— پونا ۱۳ رمئی۔ پونا کے دکانداروں کے ایک مجمع نے آج حکام پولیس کی خدمت میں حاضر ہو کر متواتر ہڑتالوں کی شکایت کی۔ اور کہا۔ کہ ان سے کاروبار کو سخت نقصان پہونچتا ہے اس وفد سے ہمدردی کا اظہار کیا گیا۔ لیکن اہل وفد سے کہا گیا۔ کہ حکام اس کے متعلق کچھ نہیں کر سکتے۔ مشورہ دیا گیا۔ کہ مقامی رہنماؤں سے اپیل کی جائے۔

——— لاہور ۱۴ رمئی۔ آج امرتسر کا جتھا جو ایک سو تین سکھوں پر مشتمل ہے۔ عازم پشاور ہوا۔

——— لاہور ۱۴ رمئی۔ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور نے مسٹر الیف۔ کے درانی کے خلاف جو مقدمہ دائر کر رکھا تھا۔ وہ مسٹر محمود مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت سے خارج ہو گیا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ کارپردازان انجمن اپیل کی تیاریاں کر رہے ہیں کیا ہی اچھا ہو۔ اگر اپنے طور پر فیصلہ کر لیا جائے۔

——— پونا ۱۳ رمئی۔ "پونا سٹار" رقمطراز ہے۔ کہ پونا میں چین اور جاپان میں بنی ہوئی گاندھی کی ٹوپیوں کی تجارت زوروں پر ہے۔ اور غیر ملکی کھدر سے لوگ منافع حاصل کر رہے ہیں۔

——— شولاپور ۱۳ رمئی۔ آفیسر کمانڈنگ شولاپور نے ایک اعلان کیا ہے۔ کہ مارشل لا امن پسند شہریوں کی امداد اور حفاظت کے لئے جاری کیا گیا۔ لاٹھیوں اور اسلحہ کا اٹھانا اور کانگریسی جھنڈوں کو رکھنا ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ دس سے زیادہ اشخاص ایک جگہ جمع نہیں ہو سکیں گے مارشل لا کے خوف سے لوگ جوق در جوق شہر کو چھوڑ رہے ہیں۔

——— مدراس ۱۳ رمئی۔ سنی ہن کے مندر میں ڈیڑھ لاکھ روپے کے زیورات و جواہرات چوری ہو گئے۔ یہ زیورات ایک تہوار کی تقریب پر جمع کئے گئے تھے۔ آدھی رات کو جلوس کے خاتمہ پر انہیں ایک کمرے میں بحفاظت رکھ دیا گیا۔ لیکن صبح کو غائب تھے۔

——— کراچی ۱۱ رمئی۔ مسٹر اے۔ ایم۔ انجنیر ۱۸ سالہ پارسی لڑکے نے کراچی سے لندن اور لندن سے کراچی تک زمانۂ مقررہ کے اندر طیارہ پر پرواز کی۔ مسٹر منموہن سنگھ چونکہ وقت کے اندر طیارہ نہیں لا سکے۔ اس لئے انعام سے محروم کر دیئے گئے۔ اور سر آغا خان کا پانسو پونڈ کا انعام مسٹر انجنیر کو دیا جائے گا۔

——— لاہور ۱۴ رمئی۔ "بندے ماترم" کی اطلاع مظہر ہے کہ مسٹر جسٹس [illegible] عہدہ سے استعفا نہیں دینگے۔ پہلے آپ کی یہ خواہش تھی۔ مگر سر شادی لال کی ترغیب اور مشورے پر آپ نے مستعفی ہونے کا ارادہ ترک کر دیا ہے۔

——— الہ آباد ۱۰ رمئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ کانگریس کمیٹی نے تین دن اور ایک رات کے اجلاس کے بعد سول نافرمانی کا مزید پروگرام طیار کیا ہے۔ اجلاس کی کارروائی کے متعلق اس بات کی خاص احتیاط رکھی گئی تھی۔ کہ کوئی خبر باہر نہ نکل جائے۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ آج ایک رپورٹ باضابطہ شایع کر دی جائیگی۔

——— مدراس ۱۴ رمئی۔ ویدرانیم میں مسز رکمنی لکشمی پتی قانون نمک کی خلاف ورزی کے سلسلے میں گرفتار کی گئیں۔ انہیں ایک سال قید محض کی سزا دی گئی۔

——— دہرسانہ ۱۴ رمئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مفتی کفایت اللہ صدر جمعیۃ علمائے ہند نے دہرسانہ کے ذخیرہ نمک پر دھاوا کرنے والے رضاکاروں کی رہنمائی کے لئے اپنی خدمات پیش کی ہیں۔

——— ڈاکٹر گوپی چند بھارگو کو ایک سال قید کی سزا ہوئی۔

——— لاہور میونسپلٹی کی صحت رپورٹ مختتمہ ۱۰ رمئی مظہر ہے۔ کہ اس ہفتہ میں ہندو کل ۳۵ پیدا ہوئے۔ اور ۵۲ مر گئے۔ لیکن ان کے مقابلہ میں مسلمان ۹۲ پیدا ہوئے۔ اور ۷۳ مرے۔

——— مدراس ۱۵ رمئی۔ کالی کٹ کی ایک اطلاع ہے۔ [illegible] اور جنوبی ہند میں طوفان [illegible] نقصان کا اندازہ ایک لاکھ روپیہ لگایا گیا ہے۔

——— لاہور ۱۶ رمئی۔ آج بزاز ہٹہ میں مسلم کلاتھ ہاؤس پر پھر پکٹنگ لگائی گئی۔ ۱۱ بجے کے قریب پولیس آئی۔ اور پہلے پکٹنگ کرنے والے رضاکاروں کو گرفتار کیا۔ پھر مولوی عبد القادر قصوری پنڈت کے سنتانم لالہ ٹھاکر داس کپور اور مسٹر محمد حیات کو گرفتار کر لیا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ان کی گرفتاریاں زیر دفعات ۱۴۱ و ۱۴۳ و ۱۰۹ تعزیرات ہند عمل میں آئی ہیں۔

——— الہ آباد ۱۶ رمئی۔ چیف کمشنر صوبہ سرحد نے پنڈت مدن موہن مالویہ کو تار ارسال کیا ہے جس میں افسوس کا اظہار کیا ہے۔ کہ وہ انہیں صوبہ سرحد میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دے سکتے لیکن پنڈت صاحب جو روپیہ مصیبت زدگان میں تقسیم کرنا چاہتے ہیں۔ وہ بھیجدیں۔ چیف کمشنر خوشی کے ساتھ اسے تقسیم کر دینگے۔

——— میمن سنگھ ۱۵ رمئی۔ ایک چھکڑے میں شراب کے پیپے لدے ہوئے تھے۔ پولیس کی حفاظت میں جا رہا تھا۔ کہ کانگریسی رضاکاروں نے اس کو روکنا چاہا۔ پولیس نے مزاحمت کی۔ اس پر ہجوم مشتعل ہو گیا۔ اور تشدد پر اتر آیا۔ پولیس نے لاٹھیوں سے حملہ کیا۔ ہجوم نے بھی اس کا جواب دیا۔ پولیس نے گولی چلا دی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ ۹۰ اشخاص زخمی ہوئے۔ اور کئی ایک کی حالت نازک بتائی جاتی ہے۔

ممالک غیر کی خبریں

——— ہینکو ۱۲ رمئی۔ وزارت خارجہ اطلاع دیتی ہے۔ کہ ہزاروں ڈاکوؤں کی ایک جماعت سنہ ہنگ یانگ (چین) پر قبضہ کر کے وہاں کے پندرہ ہزار باشندوں کو تہ تیغ کر دیا۔ اور پانچ سو اشخاص کو قیدی بنا کر لے گئے۔ گذشتہ چند روز سے ضلع میں لوٹ اور غارتگری کا بازار گرم ہے۔ گاؤں کے گاؤں تباہ کر دیئے گئے ہیں۔

——— طہران ۱۲ رمئی۔ ذکاء الملک جو حال ہی میں وزیر اقتصادیات مقرر کئے گئے تھے۔ اب وزیر خارجہ کے منصب پر سرفراز کئے گئے ہیں ان کی جگہ جدید وزیر اقتصادیات کا تقرر ابھی تک عمل میں نہیں آیا۔

——— لنڈن ۱۲ رمئی۔ "مانچسٹر گارڈین" رقمطراز ہے۔ کہ اب چونکہ گاندھی جی کمان نہیں کر رہے۔ اس لئے ہندوستانی رہنما موجودہ تحریک کے لائحہ عمل کو تبدیل کر کے براہین و دلائل سے کام لینگے۔ اور ہماری مدد کے لئے آزاد ہو جائینگے۔ لیکن یہ کام آسان نہیں۔ ہمیں اس کے لئے جدوجہد کرنی پڑے گی۔

——— لنڈن ۱۲ رمئی۔ مسٹر بین نے سر کیمبل روڈس کو ان کی پنج سالہ میعاد رکنیت کے اختتام پر دوبارہ انڈیا کونسل کا رکن مقرر کیا ہے۔

——— لنڈن ۱۳ رمئی۔ [illegible] کمیشن کی رپورٹ کی پہلی جلد پر کل تمام ارکان نے دستخط کر دیئے۔ اور کتاب کو ملک معظم کے ملاحظہ کے لئے بھیج دیا۔

——— لنڈن ۱۴ رمئی۔ معاملات ہند پر ہاؤس آف لارڈز میں ۲۵ رمئی کو بحث ہوگی۔

——— لنڈن ۱۴ رمئی۔ ملک معظم ۸ رجولائی کو انڈیا ہاؤس کی جدید عمارت کا رسمی طور پر افتتاح کرینگے۔ سر اتول چیٹرجی ہائی کمشنر ایک سپاسنامہ پڑھیں گے۔ جس کے بعد افتتاح کی رسم ادا کی جائے گی۔

(عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر الفضل کیلئے قادیان سے شایع کیا)